

(۱) یہ پچھ ہر انگریزی جینے کی یکم اور پندرہ شاہ ہوتا ہے
(۲) عام قیمت سالانہ پچھ شاہی عد
د اعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی
(۳) امرائے عظام سے امتیازی
قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ
عطا کریں وہ عطیہ
نصو رہو گا۔ اور
ایسے حضرات کے
اسکا گرامی سرپرستان
کی ہرست میں درج ہوئے

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اسکی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر
مذہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔ (۲)
آریوں اور عیسائیوں سے اسلام کو
بجانا الزامات کی گود و غبار کو اسلام
کے منور چہرے بدلایل عقلی و قلبی
دور کرنا (۴) تاج
برطانیہ کی خیر خواہی
سکھ قوم میں باوانانک
جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

طریقہ اچھا
دین اسلام
مذہب اسلام

اخبار

نمبر ۲۱ و ۲۲ - مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء

طریقہ اچھا
دین اسلام
مذہب اسلام

نمبر ۲۱ و ۲۲ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سون سنگھ کمار ودوان | جلد ۲

آریہ دھرم کا پول

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر لوز کا وہ لیکچر جو سات مئی ۱۹۱۱ء کو انجمن احمدیہ بٹالہ کے سالانہ جلسہ میں دیا گیا۔ جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ (آ) آریہ مذہب میں کتنی قطعی ناممکن
ہے۔ از روئے ستیا رتھ پرکاش اور دیگر آریہ مستند کتب کے لئے زمین پر کوئی ایماندار آریہ نہیں (۲) ویدک ایشوریس رحم قطعاً نہیں (۳) آریہ
مگر نصوص انار یہ یعنی غیر آریوں کے لئے ظالمانہ اور سفاکانہ احکام (۴) آدمی کے گوشت کھانے کی تعلیم۔ مکاری کی تعلیم۔ دھوکا بازی کی
تعلیم۔ سخت ہی نفس تعلیم (۵) ویدک ایشور کا حلیہ آریوں کا ایشور چوری کرتا ہے۔ آریوں کا ایشور قیمتی برتن اور ٹھکانے لیجاتا ہے وغیرہ
وغیرہ (۶) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت اور اسکا اندرونی خاکہ جو نہ خود ایشور کو مانتے ہیں اور نہ ویدوں کو۔ آریہ سماج میں نیکی کی نسبت پاپ
کرنے میں زیادہ فائدہ ہے (۷) پنڈت دیانند کا سنیاں اور اس کے ہر ایک پہلو پر کافی سے زیادہ بحث کھلے راز چھپے بھید
اس لیکچر کے عمدہ ہونے کی دلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب لیکچر ختم کیا گیا۔ تو سامعین نے اس کے چھپوانے کے لئے زور دیا اور
چھپنے کے بعد کافی تعداد میں آریوں میں مفت تقسیم کرنے کا وعدہ فرمایا۔
لیکچر کیا ہے اگر اس کو آریہ دھرم کا آئینہ اور ان کی مذہبی پیشگوئوں کا پتھر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔
چھپائی۔ لکھائی۔ کاغذ عمدہ ہوئے پر بھی قیمت نہایت ہی کم یعنی صرف ایک آنہ ۱

ملنے کا پتہ:- مینجس لوزر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

وید کی حقیقت

آسمانی سبلی اس وقت اخبار آریہ مسافر میرا
برائے آریہ مسافر رکھا ہے جس میں وہی خرافاتی
مضمون مطالعہ کر رہا ہوں یہ

مضمون دیکھ کر مجھ کو از حد حیرانی آتی ہے کہ اس
میں اس لائق ایڈیٹر نے بجائے محنت کے اپنی
لیاقت بھری ہے۔ یعنی وہ پرانی اعتراض جن
کے جوابات اہل اسلام کی طرف سے کئی مرتبہ
دنداں شکن ہو چکے ہیں بطور نمونہ تمدن یب
المکمل بین رخصدایق براہین احمدیہ و
سرمہ چشم آریہ ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں مل
طور سے لکھنؤ کے جوابات تحریر ہیں۔

شاید آریہ اسی کا نام ہے کہ جیائے ہوئے
نوالہ کو دہرا کر جیائیں ورنہ اس سے کوئی نتیجہ نہیں
ہے کہ ان کے جوابات کئی مرتبہ ہو چکے ہیں۔ خبر
بجائے آپ کے ان کے جواب بھی لکھ کر یہ ناظرین
کرتا ہوں۔

آریہ مسافر نامہ نگار نے جس طرح کہ اول
قرآن شریف کے گلشن وحدت ہونیکا بیدلیل
دعوے کر کے ذلت اٹھائی ہے۔

جواب۔ ذرا انصاف کیجئے نامہ نگار نے قرآن
مجید کے گلشن وحدت ہونے کا بلا دلیل دعوے
نہیں کیا۔ بلکہ با دلیل دعوے کیا۔ جیسا کہ قرآن
کریم سے ہم ثابت کر چکے ہیں۔ جس سے آپ کو ذلت
نصیب ہوئی۔ اصل بات تو یوں ہے کہ بدیہی امر
کے واسطے دلیل کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اسی
وجہ سے ہم نے اپنے پرچہ میں قرآن شریف سے
آیات توحید نہیں شریکیں۔ صرف اتنا تحریر
کریا کہ قرآن شریف کیا ہے؟ گلشن وحدت ہے
جس کو آپ نے بلا دلیل سمجھ لیا۔

گرنہ بید بروز شیر چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ
قولہ۔ اسی طرح یہاں پر بھی اپنے بزرگوں
سلف کی تقلید کرتے ہوئے وید منتروں کو
قبیل وقال کہہ سنت ابراہیم کے بجالانے
میں حماقت دکھائی ہے۔

قول۔ میرے پیارے ایڈیٹر میرے بزرگوں
نے آپ کا کیا بگاڑا ہے جو آپ ان کی توہین کرنے
میں قدم مبارک کو دراز کرتے ہیں۔ اپنے بزرگوں
کی تقلید ہی کرتے ہیں۔ شاید کوئی ناخلف ہو جو
اپنے بزرگوں کی تقلید نہ کرتا ہو۔ اگر قرآن شریف
ہم کو کسی کے بزرگوں کی توہین کرنے کو منع نہ کرتا تو
ہم بھی توہین کرتے۔ شاید آپ کا پیشہ ہے غیر مذہب
کے بزرگوں کی توہین کرنا ذرا اپنے بزرگوں کا حال
انصاف سے دیکھ لیا کرو جبکہ آپ تقلید کرتے ہیں
قبیل وقال وید کا ثبوت آگے ملاحظہ فرمائیے
دیکھئے آپ کی لیاقت کی کیسی خاطر ہوتی ہے۔

قبیل وقال وید قولہ کیا آپ ثابت
کر سکتے ہیں کہ وید

قبیل وقال ہیں؟ یا ویدوں کے مصنف
نے بعد دینمرے وید تصنیف کئے ہیں؟ یا بہت
منترا اس نے سن سن کر بھی درج وید کر لئے ہیں؟

یامین بعد یاروں نے ملکان کی اصلاح کر دی ہے
جواب۔ ناظرین میں ہر فقرہ کا علیحدہ علیحدہ
نہوار جواب دینا بہتر خیال کرتا ہوں شاید آپ
لوگ بھی پسند کریں گے؟

فقہ اول۔ فرماتے ہیں کہ کیا وید منترقیل
وقال ہیں؟

جواب۔ دریں چہ شک یہ صرف ہمارا دعوہ
ہی نہیں بلکہ جمیع مسلمانوں کا اس پر پورا اور کامل
یقین ہے کہ وید منترقیل وقال ہیں۔ کیونکہ ان میں
کسی قسم کی تعلیم یا کوئی ہندو نصیحت نہیں پائی جاتی

ہے۔ مشتے نمونہ از خردارے۔ جبکہ منتروید
کے آپ لوگوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں
اور اپنے دو ذوق آریہ بھائیوں سے استفسار کرتا
ہوں کہ اگر وید منترقیل وقال نہیں ہیں تو بتلا دیں
کہ منتروں میں کونسی تعلیم یا کونسی نصیحت واسطے
منتشیلوں کے ہے۔ اگر کوئی تعلیم یا نصیحت نہیں اور
بیشک نہیں ہے تو فرمائیے کہ سوائے قبیل وقال
کے اور کونسا لقب زیب دلیگا۔

مکبر وید اولیائے ۱۸

ہلال اور میری فوج جسمانی طاقت اور من میرا
سروپ اور سامرقتہ میرا شریہ اور متعلقین میرا سر
گھراور گھری خیریں میرا محافظ بکتر اور.....
..... اور میرا سر وغیرہ حصہ جسم اور انگلی وغیرہ اعضاء
میری عقل اور اندرونی اجزا ہر دے گوشت و رگ
وغیرہ میرے اعضاء و ریشہ اور زندگی کے اسباب
میرے متعلقین کے گھر اور نہایت چوٹے چوٹے
جسم کے حصہ میری عمر اور زندگی کے اسباب میرا پرانا
اور جوانی قابل تعظیم برمدیشور کی کرپا سے قابل ہو۔
(ایضاً منترقیل) میری تعریف اور آرام وہ چیزیں
میرے سردار اور فراہم کیا دہن میرا.....
اور انکسار میرا عصبہ اور رحم میرا انصاف سے پایا
گھر اور پانی لایق چیزیں اور میرا جلی اور دودھ رنجین
گہی وغیرہ چیزیں میرا فتح اور خاص فتح میری بزرگی
اور عزت میری نیکنامی اور عمدہ برتاؤ میرا پھیلنا
اور پھیلنے چیزیں میرا بڑھاپا اور لڑکائیں میری ترقی
اور..... میری سروردی سے حاصل
کئے و صحن وغیرہ اور تھوڑی چیزیں میری ترقی کرنے
والی ترکیب اور اس سے حاصل کیا سکھ اور پوری
سب چیزیں دہرم کی حفاظت سے قابل ہوں۔
(ایضاً منترقیل ۱۲) میرے چانول اور سامھی و خان
میرے جوار اور ہر میرے ارد اور مٹر اور میرے
تل اور ناریل میرے مونگ اور موٹھ میرے چنے

والوں پر خوب روشن ہیں۔ اور جن دیدوں پر ان
ناز ہے جب ان کی حقیقت دیکھی گئی تو مصرع

کے مصداق پائی جس کے پڑھنے اور سننے سے
شرم آتی ہے۔ چنانچہ مشتمل نمونہ از خروارے
پرچہ ہذا میں درج کیجاتی ہے مگر ناگوار خاطر گدے
تو قرآن کی حقیقت کے مصنف وغیرہ آریوں کو
جو چاہیں انعام عطا فرمائیں۔ کیونکہ اسکی ابتدا
انہیں شیطرف سے ہوئی۔ اور جو چہ ادھر سے
مدیہ نظر ہے وہ بغرض اظہار حق ہے نہ از روئے
حسد و کینہ

کفر است در طریقت ماکینه و اشتن
آیین ماست سینه چو آینه و اشتن

(۱) شری گیشٹائے نمہ۔ یہ منتر سام وید مطبوعہ
وکتور یہ پریس کانشی کے صفحہ ۱۵ میں جہاں سے
اثر سہنتا شروع ہوتا ہے مرقوم ہے۔ اور بالعموم
تمام ویدوں کے ہر ایک اسٹک اور باب کے
شروع میں آتا ہے (دیکھو رگ وید مطبوعہ ممبئی)
ترجمہ اس کا یہ ہے۔ گنشیش دیوتا کو سلام (گویا یہ
ویدوں کی بسم اللہ ہے۔

معرض اگر آریہ دھرم سچا اور دید پر مبنی ہوگا
کلام ہوتا تو پر مبنی کے نام سے شروع ہوتا
نہ گنیش دیوتا کے نام سے۔ اور اگر وہ پر مبنی ہوگا
نام ہے تو کس نے رکھا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ
اس سے گنیش دیوتا افضل ہے کہ وہ اس کے
نام سے ویدوں کو شروع کرتا ہے اور خلقت
بھی پر مبنی کے نام و کلام کی ابتدا میں اسی کو یاد
کرتی ہے۔

(۲)
اوم پر ماتھے منہ۔ اوم پر دم آتما کو سلام۔
معترض اگر پر ماتھا پر میٹھور کا نام ہے۔ اور

میرے پیارے ناظرین یہ چند منتر
برائے نمونہ دکھائے ہیں ورنہ صد نامنتر ویدوں
میں اس قسم کے موجود
ہیں جسے اکثر من الشمس ہوتا ہے کہ وید منتر قیل
وقال ہیں۔ بوجہ عظیم الفرصتی کے میں نے انہیں
چند منتروں پر اکٹھا کیا آئندہ کسی موقع پر اگر زندگی
بجیر رہی تو ہر یہ ناظرین کرتا رہوں گا۔ اب منتر
مرقومہ بالا پر بطور نوٹ و نکات کے کچھ اپنی رائے
بھی لکھنا بہتر سمجھتا ہوں۔

نوٹ و نکاتہ | بحیرہ ویدادھیائے ۱۸ - منتر
کے فقرہ اول (میرے جسم کا جلال اور میری فوج
جسمانی کی طاقت) سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی لہجہ
کا کلام ہے۔ ایشور کا کلام نہیں ہے۔ اگر کہا جائے
کہ یہ کلام ایشور کا ہے۔ تو ایشور کو حادث ماننا
پڑے گا۔ کیونکہ اس منتر میں جسم و اعضاء و انگلی
وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ
کسی شخص مجسم مرکب کا کلام ہے اور قاعدہ اصول سے
جو چیز مرکب ہے وہ حادث ہے۔ پس اگر اس منتر
کو ایشور کا کلام مانا جائے تو ایشور کو بموجب اس
منتر کے ضرور حادث ماننا پڑے گا۔

(منتہم) کے فقرہ دوم سے (میرے سرواگے)
پایا جاتا ہے کہ یہ راجہ کی رعیت کا کلام ہے راجہ
کا بھی نہیں۔ پر میشور کا چمٹے وارو۔
آریوں کی تصنیف و تالیف جس قدر بستم
طعن و تشنیع سے بھر پور ہے اور حضرت شاعر
اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن شریف
خدا کے کلام پر چھوٹے اعتراض اور لغو جھٹیں
انہوں نے جو چیکہ کی ہیں وہ ستیا رتھ پر کاش
اور تکذیب برائین اور قرآن کی حقیقت دیکھنے

اور یحییٰ وید کے سولہویں ادھیہ کا منتہر ۰ ہم ملا
فرمایئے کو سلام کے
پالنے والے کو سلام - ڈرائیوالوں کو سلام - رلانے
والوں کو سلام - مارینوالوں کو سلام - گوالوں یعنی
گلٹے پیل وغیرہ پالنے والوں کو سلام - نیلی گرون
والے کو سلام - سفید گرون والے کو سلام
اور رگوید مند ل اور سکت ۱۱۴ منتہر کو ملاحظہ
فرمائیے :- تو ہمارے بڑوں کو مت مار - اور
ہمارے بچوں کو مت مار - اور ہمارے جوان مردوں
کو مت مار - اور ہمارے والی
عورتوں کو مت مار - اور ہمارے ماباپ کو قتل
مت کر - ہماری پیاری عورت کے نازک بدن کو
مت مار - اے مارینوالے رورو (واہ رے
فضاحت) " KHILAFAT LIBRARY

اور یحییٰ وید کی تیرہویں ادھیاء کا چھٹا منتر پڑھیے
سلام ہو سانپ ہر ایک کو جو کوئی زمین پر چلتا ہو
اور جو آنترکش خلا میں اڑتا ہے اور آسمان میں مبتلا ہو
ان سب کو۔ غرض کہ ہر قسم کے سانپوں کو سلام ہو۔
اور یحییٰ وید ادھیاء کے ۲۳ منتر ۲۰ کا ترجمہ پڑھتے
ہی دوسرے صاحب اس طرح کرتے ہیں۔ جو
انصاف پسند خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔۔۔۔۔

(۱) فہموس ہے کہ ہم
اس فحش عبادت کو نقل نہیں کرسکتے پہا شیبہ ہو مکتا صفحہ ۲۲
منتہ (۲۶)
(منتہ ۲۸) ملاحظہ ہو۔ اور ایسی آسمانی کتاب

آتما اسی سے نکلی ہیں تو معلوم ہوا کہ پریشور روپ کا چشمہ ہے۔ اور اس کی روح جان کی روح کی معدن ہے داسی وجہ سے اس کو جگت آتما کہتے ہیں) پھر کیا رہی البشور کی فضیلت اور بدما تھا سے اگر کوئی بڑی روح مراد ہے تو پریشور سے اس کو افضل جاننا چاہیے کہ وید کو پریشور اس کے نام سے شروع کرتا ہے۔ اور پرما تھا و نیز یادوم اگر پریشور کا نام ہے تو ویدوں میں کیوں نہیں اور یجور وید کے خاتمہ پر جو اوم لکھا ہے وہ وید میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کاتب کی طرف سے بجائے نمت مرقوم ہے۔

کی طرز اختیار کر کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے بندوں کو ہدایت ہے کہ تم لوگ میری تعریف اس طرح کیا کرو۔ مگر یہاں پر وہ صاف نہیں آسکتا۔ کیونکہ جہاں پر پیشور نے فقط رگوید کے دس ہزار سے زیادہ منتر کہہ ڈالے وہاں اتنا کہنے میں کہ اے بندے ایسا کہنا کر کیا پیش آتی تھی۔ پھر اس کو تو وہ جانے جس میں مادہ فہم و ادراک ہو اور جس میں یہ نہیں وہ کیا جانے اب فر لکھنی کو نشو سے کیا ہوتا ہے +

باب گنگا و جمناسفید نتواں کرو
گلیم بخت کسانیکہ بافتند سیاہ

KHILAFAT LIBRARY

اگنی میٹر ہے پر وہ ہم یجے دیوم رتو جم + ہوتا م رتن دھاتم +
(۱۳) یہ رگوید کا پہلا منتر ہے۔ دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے :- کہ ہے اگنی تم گیان سروپ ہو۔ میں آپ کی تعریف کرتا ہوں۔ اور سلتا چارج وغیرہ نے یہ کیا ہے۔ کہ میں اگنی کی جوہم کا کرو اور بڑا کارکن دیوتاؤں کو نذر میں پہنچا نیوالا اور بڑا ثروت والا ہے۔ تعریف کرتا ہوں۔

لفظی ترجمہ یہ ہے :- (اگنی) آگ کو (ایٹر ہے) میں سرانہتا ہوں (پر وہ ہم) بڑا کرو (یجے) بیج کا (دیوم) دیو (ہوتا م) بیج کی چیزیں لینے والا (رتو جم) بیج کا کارکن (رتن دھاتم) بڑا اور متمند ہے۔

معرض (۱۴) وید کا بنیاد کوئی پر وہ ہم ہوتا تو (اگنی) کی تعریف کرتا ہوں (ایسا نہ ہوتا بلکہ میرے یا اگنی پر پیشور کیلئے سب تعریفیں ہیں یا بندوں کو نصیحت ہے) ایسا ہوتا۔

دیانند جی نے شاہ عبدالقادر صاحب

رچا و اچا پر پڑے منو یجوہ پر پڑے سام پرانم پر پڑے چکشوہ شروترم پر پڑے داگوچہ سہو جو مئی پرانا ہا نیوٹہ

(۱۴) یہ یجور وید کے چھ بیویں باب کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ میں رگ کو زبان سے بجز کو دل سے سام کو دم سے حاصل کروں میری مینائی شنوائی اور داگوچہ سہو جو طاقت مجھے میسر ہے۔ اور میرے پران اپان بھی بنے رہیں۔ ہنرا۔

معرض (۱۵) اس منتر سے پریشور میں علمی قیامت کی کمی اور مطلق یجوری اور جسمیت ثابت ہوتی ہے کہ اس کی ذات کے واسطے اشد نقص ہے۔ اس واسطے یہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا البتہ کسی بعلم بندے کا مقولہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی جسمانی طاقتوں اور حواس خمسہ کی سلامتی اور حصول علم کی تمنا رکھتا ہے۔ اگر یہ کہیں کہ منتر خدا کے شروع سے اے بندے ایسا کہہ محذوف ہے تو طبیعت لیکن اس صورت میں پریشور سے وہ چیز حذف ہوئی

کہ بندوں کو جملہ دینی از بس ضروری تھی مد شاید بھول گیا ہو گا) چونکہ بقول آریہ وید چار اور ایک ہی وقت نازل شدہ ہیں اور یہاں میں کے حامل کرنے کی التجا کی گئی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان قصوں وید خدا کا کلام نہیں یا پریشور اس کا نام بھول گیا۔ یا منتر الحاقی ہر

جیسے میں اس کلیان دینے ماری بائی کو بولتا ہوں سب لوگوں کیلئے برہمن اور چھتری اور آریہ اور سیدوک اور پرسیدوک (ایسا کوئی بول کے تو سلتا معلوم ہوا کہ چھتری اور برہمنوں کی صورت آریہ بھی کسی قوم کا نام ہے۔ کل آریہ درتی لوگوں کو اور ویش کو نہیں کہتے۔

معرض (۱۶) صاحب اتنا بڑا کسی حوصلہ ہے کہ آپ کی ہمسری کرے۔ آپ تو وید کے مصنف ہی ہیں۔ مگر یہ تو فرمایئے آپ کا یہ ارشاد اگر نظم ہے تو دونوں مصرعہ باہم مربوط اور مقفے کیوں نہیں۔ اگر نثر ہے تو مبتدا کی خبر اور خبر کا مبتدا کیوں ندارد ہے۔ کیا آپ کے گیان میں ایسا ہی ہنمل بیان ہوتا ہے جس میں عقل انسان قاصر مجبور ہے۔ یا حضور ہی خواب استراحت میں کچھ ایسا الالپ رہے ہیں۔

جس کا انشاء غلط اور ابلابے ربط اور مطلب خط ہے۔ اور اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل بلاغت کے خلاف اپنے برہمنوں یعنی خواندہ اور افضل قوم ہے گنتی شروع کی اور شو دروں پر کہ رذل قوم ولا یعقل ہیں ختم کی۔ کیا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ سمجھنے والے یہی ہیں یا آپ کی فصاحت اور بلاغت کی داد وہی کا حصر انہیں پر ہے۔ خیر تم جانو تمہارا کام یہاں نفس مطلب

بھو بھوہ سوہ تہ سوتور ورینیم بھر گو دیس
دھی مئی دھیونہ پرجویات -
(۶) یہ رگوید منڈل ۳ سکت ۶۲ منتر ۱۰۔
سام وید پر پاٹھک ۱۶- نواک ۲- ادھیان ۱۳۔
کھنڈ ۴ منتر ۱۰۔ اور یجروید کا گائتری منتر ہے۔
(اوم) اول تو اوم گائتری میں داخل نہیں
بلکہ یجروید سے ہی نکلا رہے ہیں۔ اور وید کے مفسر
کہتے ہیں کہ جہاں اوم لکھا ہو وہاں برہما- بشن-
ہمادیو- یا بشن اور ہمادیو اور شکتی دیوی مراد لیجاتی
ہے۔ کیونکہ یہ تریمورتی دیوتاؤں کی علامت ہے
اور باقی منتر کے معنی محقق پنڈتوں نے یہ کئے
ہیں :- (بھوہ) زمین (بھوہ) (سوہ) سرگ
(تہ) سوتور ورینیم بھوگو دیوس دھی مئی وھیو
یونہ پرجویات) ہم سورج کی بڑی روشنی پر
دھیان کرتے ہیں۔ وہ روشن سورج ہماری عقلوں

یہ ست جگ کا بنا ہوا نہیں ہو سکتا۔ کہ سو برس کی عمر بیان کرتا ہے۔ یا بنو کا بیان ٹھیک نہیں۔ اور ست جگ میں انسان کی طبعی عمر سو برس کی ہوتی ہوگی۔

(۲) جب بقول سوامی دیانند صاحب انسان چار سو سال کی عمر حاصل کر سکتا ہے تو پھر یہ دعا کہ سو برس تک جی فضول اور ناقص ہے اور اور یاد دعا دینے والا چار سو سال کی عمر کے نسخہ سے بے خبر ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

تدو وچے ویر تم نو و دووان گندھرو و دھام و پھر نا گواست + ترینی پدانی نہتیا گوا سے یتانی وید سے پتوہ پتا است +

(۹) یہ یجروید کے بتیسویں ادھیا کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ کہ اے گندھرب تم سب سے زیادہ علم والے ہو تمہیں ہماری کوئی چیز یا بات پوشیدہ نہیں۔ تم ہمارے باپ کے بھی باپ ہو۔ ویدوں کے مصنف نے چونکہ دیوتا کی تعریف میں یہ فقرہ کہا تھا صحیح تھا اور پندت جی پر میشور کی تعریف سمجھ میں اس لئے لفظ (پتا کے پتا) کے معنی عالم اور پندت کئے ہیں۔ دادا نہیں لکھے۔ معلوم اس کے معنی مولوی یا پندت کو منی لغت کی کتاب میں لکھے ہیں مگر دیانند جی نے اس بات کو ظاہر نہیں کیا تو اس کے پیرو ہی پتہ دیں۔

پدر نتوانست پسرم تمام کند اگر کہیں سے بھی پتہ نہ چلے تو اس کے معنی باؤ کا باؤ (دادا) تسلیم کریں۔ اور منتر نمبر ۱۰ کا مضمون اس منتر سے باہم مقابلہ کر کے یقین جائیں کہ اس میں مسیح کے مصلوب ہونے پر خدا باپ کا رونا اور

اس میں بیٹے کا ایللی ایللی لما سبقتنی زبان پر لانا مذکور لہذا یہ منتر زمانہ مسیح کا بنایا ہوا ہے۔

(۱۱) یہ رگ وید کی پہلی اسٹک کا منتر ہے پویتی اریہ پویتی صکتا میں دیانند جی نے ترجمہ یہ کیا ہے۔

اے والو تو اپنی عنایت سے ہمارے پاس ب جگہ موجود ہے ہم نے عمدہ طریقہ سے سوم کا بہت اچھا اس نکالا ہے۔ اور نیز سب عمدہ چیزیں اچھی طرح سے بنا کر خدمت عالی میں حاضر کی ہیں قبول فرما۔ اور ہم دونوں (وید کے مصنفوں) کی آرزو سنکر جیسے باپ کو بیٹا ایک ہنسی سی چیز دیتا ہے اور وہ اس پر بالکل خوش ہوتا ہے۔ تو بھی ہم پر خوش ہو لینے اے والو پر میشور ہم نے آپ کے واسطے سوم کی منشی شراب بہت عمدہ نکالی۔ اور نقل کے واسطے نفیس نفیس طعمہ بھی تیار کئے ہیں۔ آپ خوش ہو کر تناول فرمائیں۔ ہماری ناداری پر خیال فرما کر حضور کے دیے کو بہت کچھ جائیں۔ اور جس طرح باپ بیٹے پر شفقت رکھتا ہے ویسے ہی آپ بھی ہم پر شفقت رکھیں۔

معترض یہ بھی پر میشور کا کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کہانے پینے وغیرہ کل جانوروں سے پاک ہے کسی کی شفقت وغیرہ کا محتاج نہیں البتہ یہ کسی سوم نوش یا دیوتا پرست کا ہو سکتا ہے اور نہ سوم کی شراب بنانے اور پر میشور کو اس پر رچانے کے کیا معنی اور وہ کونسا پر میشور ہے مٹی اعلیٰ پر میشور ہے کہ جس کی پوجا کے واسطے اس کو سوم شراب نکالنی چڑی اور اچھے اچھے نذرا گدرا ننے لازم آئے شاید کوئی جوگی افضل عمل لکھا کر سورج کے رستے جوگ کے ذریعہ سے اس کے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ اور اس سرگ واسی نے اس کی مہمان نوازی اس طرح کی ہوگی +

کرنا دیانندی صناعی ہے (آریہ بھوین)

آرترم دام دیوس پر تھ تیر تھ سندھو نار تھ دھیا بو یجرا ندوہ

(۱۱) یہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت چیمپالیں کا آٹھواں منتر ہے۔ سامیٹ اچار ج وغیرہ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

تمہاری کشتی جو آسمان سے بڑی ہے سمندر کے کنارے ٹھیرتی ہے تمہارا رتھ خشکی پر منتظر رہتا ہے تمہاری پوجا کے واسطے سوم کا رس نکالا ہے۔

معترض یہ منتر بھی کسی سوم کا رس پھرنے والے توحید سے محض ناواقف کا کلام معلوم ہوتا ہے کہ غیر محدود کو محدود بنا کر کشیتوں اور بھوتوں میں سوار کراتا ہے اور جھوٹ بولنے سے مطلق نہیں شرماتا اور یہ نہیں خیال کرتا کہ جھوٹ بولنے اور بولنے والے کی بہتر شہادتیں ترک میں جاتی ہیں (دیکھو دہرم شاستر اور تصرون ویدا) اور جو یہ جھوٹ نہیں تو اتنی بڑی کشتی سمندر کے کنارے کس طرح ٹھیر سکتی؟

آریہ مہاشو!

بتاؤ تو سہی یہ سوم کا رس کس کے لئے ہے +

تئے اندرو نو مترو اگرا پ او کھرو وینو جو شنتہ شرتیام مرو تا مو پتے یویم پالتو ستے بھی سدا نہ (۱۲) یہ رگوید کے پانچویں منڈل کا منتر ہے۔ دیانند صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے۔

اے پر میشور یہ سورج چاند آگ ہوا پانی اور درخت اور بوٹیاں اور سب جنگلی گھاس تیرے حکم سے خوش ہو کے ہماری خدمت کریں اور سانس وغیرہ ہواؤں کی گود میں بیٹھے ہوئے ہم تیری عنایت سے ہمیشہ خوش رہیں سب طرح کی حفاظتوں سے تم سب ہماری حفاظت کرو کسی طرح سے ہمارا نقصان نہ ہونے پائے۔ صرف از روئے لغت اندھی کو کہتے ہیں۔ سانس وغیرہ معزز کرنا دیانندی صناعی ہے (آریہ بھوین)

معترض۔ منتر نکلے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ سورج چاند وغیرہ کرہوں اور آگ پانی وغیرہ عنصروں اور درخت وغیرہ نباتات میں حیوانات کی روحوں کی مانند روح ہے اور وہ خوش ہو کر انسان کی سیوا اور حفاظت وغیرہ کرتے ہیں۔ اور انسان ہوا کی گود میں ہمیشہ خوش و خرم رہتے اور عیش اڑاتے ہیں۔ مگر ایسے ہی بت پرست کہتے ہیں کہ ہم پر میشور تیرے حکم سے اندرون وغیرہ دیتا ہماری حفاظت کریں اور جس طرح پر میشور کے حکم سے یہ چیزیں پہچان آریوں کے حفاظت کرتے ہیں۔ پھر آریوں اور ان میں کیا فرق ہے۔ وہ کیسے مشرک بت پرست قرار دیئے گئے ہیں اور آریہ ہند پرست کس طرح کہلاتے ہیں۔ عجیب کیفیت ہو کہ جو جانداروں سے حفاظت وغیرہ چاہے۔ وہ مشرک اور گمراہ اور جو لکڑی وغیرہ بے جان چیزوں سے استمداد چاہے وہ موحداور خدا کا دوست کہلاتے ہیں۔

اور نے طالب علم بھی بخوبی جانتے ہیں کہ سورج اور چاند زمین کی مانند دو بہت بڑے کرے ہیں اور کوکب اور درخت وغیرہ میں حیوانات کی مانند نفس ناظمہ و روح نہیں۔ اور نہ وہ بذات خود کسی کو نفع اور نقصان پہونچا سکتے ہیں اور نہ کسی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ بلکہ خود محتاج بالآخر ہیں ایسے ہی ہوا کی گود میں بیٹھنا بھی مہنسی کی بات ہے۔ اور جو مصنف صاحب کی ہوا میں اڑنا مراد ہے تو ٹھیک بس جامہ طیور اور مانگ لیں اور خوب اڑا کریں۔ سورج اور آگ سے حفاظت کی امید منقطع ہے۔

اگر صد سال گیر آتش فروز و چو یکدم اندراں افتد بسوزد خاک سے حفاظت کی التجا کرنا اور مدد کی امید

رکھنا بالکل غلط اور عین نادانی ہے۔ خدا سے اور غیروں سے بھی کہنا یہی ہے شرک یا رو اس سے بچنا اور مہر ماماؤں نے جو منتر ہذا کا ترجمہ کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کے مصنف نے سورج اور اندر اور درن اور مٹر اور اگنی اور بھل اور اوکھدی وغیرہ دیوتاؤں سے التجا کی ہے۔ کہ اے دیوتاؤں تم سب اپنی کرپا سے میری حفاظت کرو۔ چونکہ اس ترجمہ میں بھی وہی شرک بھرا ہوا ہے اس واسطے یہ منتر کسی صورت پر میشور کا کلام نہیں ہو سکتا۔

KHILAFAT LIBRARY

نشاو دام اینود دیونہ پار تھی وونہ جاتونہ جنشتے اشوایم تو لگھون مندروا جیو گویم نشتا ہوا ہے (۱۳۷) یہ سام وید اتر سنگھتا کے پہلے پر پاٹھکا کا گیارہواں منتر ہے۔ منشی لیکھرام جی نے کسی بعلم ناواقف سے اس کا ترجمہ یہ کرایا ہے۔ اے کل ملک کے مالک سب کی زندگی کی جڑ ہے۔ تیرے جیسا آسمان اور زمین میں نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا۔ تو ہر ایک چیز کی آمیزش سے پاک ہے ہم گھوڑے وغیرہ آرائش کے سامان اور ضرورتوں کی خواہش رکھنے والے تیرے قدموں پر پڑتے ہیں تیرے سوا ہمارا کوئی نہیں۔ مگر ناقل نے سنسکرت سے ناواقف ہونے کے سبب کھٹی پرکھٹی ماردی ہے۔ ورنہ کوئے کو مہنس کی چال سے کیا نسبت اور سنسکرت سے اردو کرنا کیا مشکل۔

قابل کے قول مذکور سے کہ اے پر میشور (دیو) نہ دیو لوک میں (نہ پار تھی) نہ زمین (اینوا کوئی تجھ سااب ہے (نہ جاتو) نہ پیدا ہوا (جینیتی) نہ پیدا ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں صد ہا پر میشور

ہوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ پر میشور لاثانی ہے۔ اس کی مانند چودہ طبق میں نہ کوئی پیدا ہوا نہ پیدا ہو سچ ہے کرنی پرمان کیا۔ پر میشور کیا انسان اور لاثانی ہونیکا سبب یہ ہے کہ بغیر کرنی کے کسی کو کچھ نہیں بتا فضل و رحمت کی صفت سے مبرا ہے۔ اس کی قدرت کا یہ حال ہے۔ کہ آج تک اس سے ایک ذرہ سا جسم اور ننٹی سی کیڑی کی جان بھی نہیں بن سکی اور نہ مر سکی جب اس کا بیٹا مرنے لگا۔ تو جان بخشی کسی اس کو صحت بھی نہ دے سکا۔ بلکہ یہ کہہ کر رہ گیا کہ بیٹے میرے مرنے کے بعد مر لو۔

وہ دونوں اکٹھے مرے یا آگے پیچھے سو برس کے اندر مرے یا یا ہر۔ اگر اندر ہی اندر مر گئے تھے تو سام وید کے پر میشور کو مرے تختیا پونے دو ارب سال کا عرصہ گزرا ہے دیکھو نمبرہ منتر الگا ونگا تسم

معترض۔ یہ منتر بھی پر میشور کا کلام نہیں ہو سکتا۔ البتہ کسی پر دہت باباٹ یا تناسخ کے منکر وغیرہ کا ہو سکتا ہے۔ کہ بھان سے گھوڑے وغیرہ سامان مانگتا ہے اور اپنی کرنی کے بھروسے پر نہیں بیٹھ رہتا اور یہ نہیں سوچتا کہ میرے خوش کرنے کی واسطے پر میشور ضرور ہی چند شخصوں کو ایسا مجبور کرے گا کہ وہ خود بخود گندگار ہو کر سرنگ اور میرے آرام کیلئے گونا گون اسباب اور گائیٹل گھوڑے بنیں گے۔

مکوہد بھیمو منوار بھکا بھیمو نو پو بھیمو نہ آشینے بھیمہ سجاد یوان ید شکر دام ما جیا استہ شنسا برکشی دیلا نا (۱۴۲) یہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت ستائش کا تیرھواں منتر ہے۔ دہم سہا والوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ بڑے دیوتاؤں کو سلام چھوٹے دیوتاؤں کو سلام بڑے دیوتاؤں کو سلام۔ ہم سب دیوتاؤں کی

حتی المقدور پوجا کرتے ہیں۔ ایسا ہو کہ بڑے دیوتاؤں کی حمد و ثنائیں کرتی نہ بھول جاؤں۔

مترض: ایسا بھی پریشور کا قول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بھول اور چوک سے پاک

ہے۔ اور اس کی ذات کے سوا کوئی پوجے جانے کے

لایق نہیں وہ خود محبوب ہے۔ دیوتاؤں وغیرہ کا

پوجا کرتی نہیں ہو سکتا۔ یہ وید کے مصنف کی لیاقت

کا نقصان ہے کہ اس نے چھوٹے اور بڑے

اور بچے تو گن ڈالے۔ اور سب کو سلام بھی کر

گذا مگر یہ نہ بتایا کہ جن کو میں سلام کرتا۔ اور

پوجتا ہوں اور وہ دیوتا ہیں۔ یا پریشور

جیوان ہیں یا بندے اور حسب انتشار

دیواندگی اس کے معنی یہ ہوئے۔

بڑے پریشوروں کو سلام بولنے

پریشوروں کو سلام۔ نو جوان

پریشوروں کو سلام۔ ہم سب

پریشوروں کی حتی المقدور

پوجا کرتے ہیں۔ ایسا ہو کہ میں

بڑے پریشوروں کی حمد

و ثنا کرتی نہ بھول جاؤں

اور بقول لیکھرام

اگر جیوں کو پریشور

نے ہدایت کی

ہے کہ تم ایک

دوسرے

کو سلام

کرو۔ تو

منتر ہذا کا خلاصہ مطلب یہ

ہوگا کہ ہم جیوتھ چھوٹے بڑے ایک دوسرے

کو منستے (سلام) کہو۔ اور میں حتی المقدور سب کی

پوجا کرتا ہوں۔ ایسا ہو کہ میں بڑے بڑے جیوں کی

پوجا کرتی نہ بھول جاؤں۔ کیونکہ سینہ ماہر کثے دیوانہ۔

جیو بقول آریہ ازلی وابدی ہیں ان میں چھوٹی اور بڑائی نہیں ہو سکتی اور ہمیشہ سے ایک رس چلے آئے ہیں۔ جیوان اور پرند وغیرہ سب میں جا موجود ہیں۔ پھر اس

میرے بہت ہی کم دوستوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے

بعد ازہ آشوب چشم پیام ہوں۔ یہی وجہ ہوئی کہ پندرہ جولائی اور یکم اگست کا اکٹھا

بہ چہ نکالنا پڑا ہے۔ میں اصولاً بد چہ کے لیٹ ہوینکا سخت مخالف ہوں۔ بعض

اوقات جب کبھی پرچہ ایک یا دو روز لیٹ ہو جاتا تھا۔ تو میں فوراً لاہور مطبع میں پہنچتا

اور جب تک بد چہ دلاک غنہ میں نہ چلا جاتا تھا۔ یہ بڑی پرچہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اشوب چشم معذروں ہوں۔ یہ بڑی پرچہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

زیادہ تر میری ایک کتاب جو ابھی تک نہیں چھپی کے مسودہ میں سے لیکر یہ پرچہ لکھا گیا

ہے۔ میرا یہ ایمان ہے کہ غنی کے بعد خوشی سچ کے بعد راحت۔ بیماری کے بعد

صحت کا ہونا ایک اعلیٰ نینم ہے۔ غنی سچ راحت بیماری ایک آزمائش ہے

سہار کیل دے جو اس آزمائش میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑا گڑائیں۔ تاکہ اس

کی رحمت کے دوازے ان کے لئے کھولے جائیں۔ اس لئے میں ان دوستوں کو

جنہیں ”لونی“ کے ساتھ دزا بھی جمت ہے۔ مخاطب کر کے یہ کہتا ہوں۔

طیروز کے لئے دعا فرما دیں!

کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس آزمائش سے نکال کر اپنی رحمت کی بادشاہت میں

آمین تم آمین۔

نیاز مند ایدلیر نوز قادیان شریف ضلع گورداسپور

منتر ہذا کا خلاصہ مطلب یہ

ہوگا کہ ہم جیوتھ چھوٹے بڑے ایک دوسرے

کو منستے (سلام) کہو۔ اور میں حتی المقدور سب کی

پوجا کرتا ہوں۔ ایسا ہو کہ میں بڑے بڑے جیوں کی

پوجا کرتی نہ بھول جاؤں۔ کیونکہ سینہ ماہر کثے دیوانہ۔

(اس منتر کے آخر میں وارد ہے۔ اس کے علاوہ

کی کیا وجہ

ہے کہ آریہ لوگ کاٹے

بھینس وغیرہ کو سلام نہیں کرتے۔ کیا چھوٹے

اور بڑے کا لفظ ان پر نہیں صادق آسکتا۔ اور

چوہڑے اور چاراس سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ کیا وہ جیوں میں نہیں گئے جاتے۔ اگر حکم بعض انسانوں کے واسطے مخصوص ہے تو بتانا

چاہیے کہ کن لفظوں سے معلوم ہوا۔ اس باب کے شروع میں اور منتر ہذا کی پیشانی پر ایسا کوئی لفظ

نہیں لکھا۔ جس سے یہ سمجھا جائے کہ یہ

منتر پریشور نے سلام

باب میں

نازل فرمایا

ہے۔ شاید

پریشور کثرت

اشتغال کے

سبب اس کو ظاہر

کرنا بھول گیا ہوگا۔

اور اب دیانند جی کو

دو ارب سال بعد سوچا

دیا ہے۔ سورہ صریح بیجا آویل

کے کیا معنی۔ پس ایسا ناقص

کلام خدا کی طرف سے نہیں ہو

سکتا!*

منہ شو بھیمہ شوبتی پھتسج دو منو نو بھو ائے

چے روورائے چے منہ۔ شروا پچ پشو مینے ج

نونیل گہری والے پچ تنی کنٹھائے چو۔

(۱۵) یہ سچو وہ کی سولہویں ادھیا کلا ٹھائیں

منتر ہے۔ کتوں کو سلام۔ کتوں کے پالنے والوں

کو سلام۔ ڈرائیو والوں کو سلام۔ رولائیو والوں کو

سلام۔ گوالوں یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والوں کو

سلام۔ گوالوں یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والوں کو

سلام۔ گوالوں یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والوں کو

سلام۔ گوالوں یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والوں کو

سلام۔ گوالوں یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والوں کو

سلام نبی گردن والے کو سلام یعنی پریشور
ان سب کو سجدہ و سلام کرتا ہے۔

مقترض اگر یہ پریشور کا قول ہے۔ تو
اس کے اندر کچھ نہ ہونے میں کچھ
شک نہیں کہ ایک ہی نم سے سب کو ہلکتا ہے
حیوان اور انسان میں فرق نہیں کرتا۔ نہ معلوم اس
کو کس نے اس قدر مجبور کیا تھا کہ کتوں اور کتوں
کے پالنے والوں کو سلام و سجدہ کرتا ہے۔ اور
نبی گردن والا جانور اگر نبی کٹھ ہے۔ جس کو بھگوانی
گھوڑا کہتے ہیں۔ جس پر رام جی چڑھ کر لٹکا پھونکے
گئے تھے تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ اب بھی پائین والے
دن تمام ہندو اس کو دیکھتے اور سجدہ سلام کرتے
ہیں۔ اور اگر کوئی جنگلی درندہ ہے تو جلدی بات ہے
لیکن اس کی تشریح یہاں پر ضرور چاہیے تھی
کیونکہ اوپر کتوں کا ذکر ہے پریشور کوئی پریش
ہے اور کہتے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ
وہ بھی کہتے ہیں۔ وہ اس کے پیٹ جانے سے ہٹ
گئے ہوں گے۔ کیونکہ گتے کا قاعدہ ہے وہ پیٹ
ہوئے کو نہیں کاٹتا۔ مگر وید کے مصنف پر تعجب
آتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو جو ہر قسم کے نقص
سے پاک ہے اسے ایک ایسا پریش مانتا
ہے کہ جسے کتے کاٹ جائیں۔

KHILAFAT LIBRARY

مایا بھندر یا نیم قوم شوشن موترہ۔ و دشتے تے
مے دھرتے شام ترعام سیدوڑہ +
(۱۶) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت گیارہ کا ساتواں
منتر ہے۔ ماسٹر چھند اس نے اس کا ترجمہ یہ کیا
ہے :- اے اندر تو نے مکار سوشا کو فریب سے
قتل کیا ہے دانا آدمی تیری اس بزرگی سے واقف

ہیں انہیں خوراک با فراط عطا کر دتا کہ موٹے
تازے ہو کر تیرے جیسی بزرگی اور فضیلت حاصل

مقترض کریں۔ دغا بازی اور قتل اور دیکھتی اور
فریب دہی خود کرنا اور دوسروں کو اس کی ترغیب
دلانا پریشور کا کام نہیں اور ایسے کاموں کو
افضل اور عمدہ جاننا بھی خدا کے پیاروں کا دستور
نہیں۔ وید میں چونکہ اس کی ترغیب و ہدایت ہے
اس لئے خدا کا بنایا ہوا نہیں ہو سکتا۔ البتہ کسی
اندر دغیرہ کے پوجاری کا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دغا
بازی اور فریب دہی اندر کی وید اور پران میں قوم
ہے اور پوجاریوں پر اس کی ستائش فرض ہے
چنانچہ اہلیا زوجہ گوتم جی کا قصہ بچے بچے کو معلوم
ہے کہ چند دیوتائے مرغ بنکر اذان دی۔ اور
گوتم صبح جان کر نہانے گئے اور اندر گوتم کی شکل
بنکر اس کی زوجہ سے ہمبستر جا ہوئے (مفصل
دیکھو تہذیب المکذبین حصہ اول) ایسے کلام خدا
مکہ کلام ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
علاوہ فریب سے قتل کرنے کو پریشور
کی بزرگی کہنے کے یا فراط خوراک کے
ملنے کی استدعا ہے اور اسکی غرض یہ
بتائی ہے کہ موٹے تازہ ہو کر پریشور جیسی
بزرگی اور فضیلت حاصل ہو۔ جس
کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ موٹا
تازہ ہونے سے پریشور کی بزرگی
ہے یا یہ کہ وہ ایک مجسم موٹا
تازہ پریش ہے۔ مسلمانوں کے
خدا سے۔

انجسم کہنے والے مہاشنہ غور کریں۔

انوحانت مالوار بہکم مان اکشمتت مانہ اکشتم +
مانوید ہی پترم موت ماترم مانہ پریا تو دور و دیریشی
(۱۷) یہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت ایک سو چودہ
کا ساتواں منتر ہے۔ دیانند جی نے اس کا ترجمہ یہ
کیا ہے :- (مانہ مہانتم) تو ہمارے بڑوں کو مت
مار (ات مالوار بہکم) اور ہمارے بچوں کو مت مار
(اکشتم) اور ہمارے حمل ٹھیرانے والے جوان مردوں
کو مت مار (ات مانہ اکشتم) اور ہمارے ننھیالوں
والی عورتوں کو مت مار (مانہ وید ہی پترم ماترم)
اور ہمارے ماباپ کو قتل مت کر (مانہ پریا تونہ)
ہماری عورت نازک بدن کو مت مار (رور ریریشی)
اے مارنے والے رور (واہ رے فصاحت و تہذیب)

مقترض یہ کسی ایسے بندے کا کلام ہو
سکتا ہے کہ جس پر کوئی غنیم چڑھ
آوے۔ اور بڑی خوشامدوں سے اپنی جان بچاؤ
اگر یہ کلام پریشور کا ہے تو بتانا چاہیے کہ اس پر
کون ظالم چڑھ آیا تھا۔ جس کے رو برو وہ ایسے
روئے روتا ہے۔ اور خلاف تہذیب ملتجی ہو کر
اپنی حرمت کھوتا ہے۔ اور وہ دشت کیوں پریشور
کے ماں باپ اور کہنے کو مارتا تھا۔ افسوس آریہ
ورت کا ایشور کہاوے اور رور کے ماتھے سے صف
اٹھاوے اگر رور پریشور کا نام ہے اور یہ منتر اس
کی تعریف ہے تو اس کے اس انوکھے رحم و انصاف
کے قربان جاؤں کہ بڑے اور بچے اور ناتوان اور
مستورات کے قتل کرنے اور حمل گرانے پر ہر وقت
امادہ رہتا اور سفاکی و جلادی کام میں لاتا ہوتا۔ اگر
کچھ مدت یہی حال رہا تو آریہ ورت کا خدا حافظ
گر میجا دشمن جہان ہو تو کب ہو زندگی + کون رہ بتلا سکے

بھیام) متر اور درن کے لئے (کپوتان) کہو تر (البتہ)
قربان کرتا ہے ۲۳۔

سومائے لوان البتہ تو شترے کو لیکان گوشا در یوانام
پتتی بھیہ کو لیکان دیو جامی بھیہ اگنی گر چیتی پارشان
(سومائے سوم کے لئے (لوان) بیٹر (تو شتری)
تو شتری لوان کے لئے (کو لیکان) کو رنگ (دیوانام)
دیوتا کی (پتتی بھیہ) بیویوں کے لئے (گوشا دیہ) گر گار
مار پرند (دیو جامی بھیہ) دیووں کی بھیہوں کیلئے۔
دکلیکا (کو لیکا پرند) اگنی گر بھیہی (گھر کی اگنی کے لئے
(پاروشان) پارس نام پرند (البتہ) قربان کرتا ہے
۲۴۔ (گھر کی آگ بھی دیوتا ہے) ۲۵

ہیں۔ ایک مجسم شترے قرار دیکر اس پر قصابوں کے
چھرے یا بڑھیوں کے کلہاڑے وغیرہ چلواتا ہے
ورنہ ایسی رڈی مثال دیکر گائے وغیرہ کے پوجاریوں
کے دل دکھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے
بھی ثابت ہوتا ہے کہ وید کا مصنف بادلوں اور
ہواؤں کے علم سے معرا اور فن شاعری سے بالکل
مبرا تھا۔ اور کجروید کی چوبیسویں ادھیہ کے منتر کا
ذیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وید کا مصنف
پریشور نہیں کوئی دیو پرست ہے کہ چوپہ چڑے
تک کل جانداروں کو دیوتا وغیرہ کے لئے قربان
کرتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

KHILAFAT LIBRARY

سومائے ہسانا لیتے وایوے ولا کا اندر گئے
بھیام کر پچان مترائے منگون ورونائے چکوان
(سومائے سوم کیلئے (ہنسان) ہنس (وایوے)
وایوے کے لئے (بلا کا) بگلا (اندگنی بھیام) اندر
اور اگنی دونوں کے لئے (کچان) کو بیج (مترائے)
شتر کے لئے (مدگن) شتر مرغ یا جل مرغ (ورونا)
ورن کے لئے (چکواکان) چکواچکوی (البتہ) قربان
کرتا ہے (۲۶)

بھومیا اکھونا لیتے انتر کشائے پانکٹان دیو کشان و
گھیہ نکولان و بھر کاوا انتر و شا بھیہ۔
(بھو سئے) زمین کے لئے (اکھون) چوٹا (انتر کشائے)
آسمان کے لئے (پانکٹان) پانکتی روپ چلنے والا پرند
یا موٹنک (رڈی) سورگ کے لئے (کشان) کاش
نام پرند گھیہ (بھات کے لئے (نکولان) نیولا (انتر و
شا بھیہ) ہر گوشہ کیلئے (و بھر کان) بھورا نیولا البتہ
قربان کرتا ہے (۲۷)

ایشانا تاو اپر سوتا لیتے مترائے گوران درونا ہے غیشا
برہمپتی گویاں ستو شترے اشتران + (ایشانائے)

اسٹا اید پر بھرہ ٹوٹ جانے ورتائے وجر می شانہ
دنا گور شر پرورد اثر شترے شترے انائے پام چہ دہی
(۱۸) یہ رگ وید کی پہلی منڈل کے سکت ۶۱ کا
سولہواں منتر ہے (ات او) ایسے ہی (تو تو جانناہ)
نرت جانے والے تیز رفتار (ایشانناہ) طاقتور (کئے
دھا) کنتوں کو دھارن کرنے والے (بجرم) اپنا
بجر (ورتائے) بادل پر (پرہر) اچھی طرح چلا اور
(گورنہ) گائے کے ٹکڑوں کی مانند (پرو) اس کے
عضو جدا کرنے کے واسطے (شین) خوشی سے (ترشچا)
ترچھا بجر (اوروا) اس پر پھیر تاکہ (اٹرائسی) مینہ
بر سے اور پیام) پانی (چروھنے) زمین پر بھی یعنی
اے اندر دیوتا جیسے بوجھ گائے کے ٹکڑے کرتا ہے
ویسے ہی تو ہی اس بادل کے گز سے ٹکڑے کرتا ہے
مینہ بر سے اور زمین پر پانی ہے۔ یہ اندر اور ورتائی
لڑائی کا کرکٹ ہے۔ وید والے قوس قزح کو اندر کی
دھنش اور چمک کو اس کے کوڑے کا جلوہ اور
جو کچھ اس سے ٹکڑ زمین پر گرے اُسے بجلی کہتے
ہیں۔ اس واسطے یہ تمام مضمون اندر دیوتا کی توصیف
و تعریف میں واجب و مناسب ہے۔ مگر دیا مندی اس
کو تاویلی سانچے میں ڈھال کر راجا کے لئے جڈہ کی
ہدایت قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ قتال کی ہدایت ہو
تو جہاد پر اعتراض جہالت ہے۔

مغرض یہ بھی پریشور کا گیان نہیں ہو
سکتا۔ کیونکہ قادر مطلق خود مختار
ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور اندر وغیرہ دیوتاؤں
کی خوشامد کرنا مجبوروں اور عاجز بندوں کا کام ہے
اس واسطے یہ کسی آدمی کا کلام معلوم ہوتا ہے کہ
بہ سبب بے علمی کے بادلوں کو کہ دھنی ہوئی رڈی
کی مانند خلا میں گاہے سیاہ گاہے سفید نظر آتے
ہیں۔ اور ہوا کے ذریعہ پر اگندہ اور جمع ہو جاتے

اے ایشان دیوتا (تو) تیرے لئے (پرسونہ) سفید
ہرن (مترائے) متر کے لئے (گوران) لال (درونا) لال
ورن کے لئے (میشاں) بھینس (برہمپلے) برہمپلے
لئے (گویان) گائے (تو شری) تو شری کے لئے۔
(اشٹران) اونٹ (الہجئے) زبان کرتا ہے (۲۸)
اگر خود پر میثور ہوتا تو یوں کہتا کہ میرے سوا عین کے
واسطے کوئی عیو قربان مت کرو۔ کیونکہ جان میری پیدا
کی ہوئی ہے اور میرا ہی اس پر حق ہے۔ یہاں پر اس
کے خلاف کے لئے قربانی جائز رکھی گئی ہے۔ اس واسطے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وید کا مصنف کوئی

صیاد یا شکاری ہے
کہ اپنے دیوتا کو خوش کرنے کے واسطے چرند و پرند
اور چوپائے دو پائے وغیرہ کو ہلاک کرنا اور رکھتا ہو
اسی وجہ سے چین وغیرہ ممالک کے باشندوں نے
ہندو کا نام جندو رکھا ہے جو کہ جدا اور دو بضم وال
لفظ سے مرکب ہے اور جان دور کرنے والے کے
معنی میں آتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ ہندو جو جان کے
دور کرنے کے سبب دوسرے ملکوں میں جندو مشہور ہیں
وہ ہندوین سے باز نہیں آتے۔ اور قرآن کریم پر
خواہ مخواہ معترض ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کی پستکوں
میں انسان قربان کرنے تک خود لکھا ہے دیکھو پھر
باب چوبیس منتر (۲۹)
پر جاپتی کے لئے جان قربان کرتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

ارونے ماسکت و رکہ پتھا نیتیم دور شہی + اور جیتے سچا
تشیتھو پر شتیام میو تم نے اسے رو دسی +
(۱۹) یہ رگوید پہلی منڈل سکت ۱۰۵-۱۸ منتر
(ارونا) ایک دن (ماسکت) جھکو ایک مرتبہ (پتھا)
رستہ (نیتیم) چلتے ہوئے (ورک) ایک بھیر پیٹے
نے (دور ش) دیکھا اور (سچائے) سوا دمان ہو کر
یعنی چراغ پا ہو کر اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ جیسا کہ

(برہمپلے) شکی پیٹھ والا (تشیتھو) برہمپلے (اجیتے)
کھڑا ہو جاتا ہے یعنی جیسے کام کرتا کرتا برہمپلے تھک کر
پیٹھ سیدھی کرتا ہے۔ ایسے ہی ایک دم میں میرے سامنے
بھیر پا کھڑا ہو گیا اور امداد علم پر میثور اس سے کیونکہ رنج
نکلا اور جنگل کیوں گیا تھا (اور یجور وید باب ۳۳)
منتر ۱۵ میں چوروں اور بھیر یوں سے پر میثور کا
ڈرنا اور گرہ ہے میں گرنے کا اندیشہ کرنا بھی لکھا ہے

معتض
یہ بھی پر میثور کا کلام نہیں اور
نہ ہی وہ شخص پر میثور ہو سکتا ہے
کہ جس کو جنگل میں بھیر پیٹے اور گاؤں میں کتے لپٹیں
اگر وید کا پر میثور ہی گھر گھر گئے بھونکا تا پھرتا ہے تو
بے شک محذور ہے کہ احاطہ میں آسکتا ہے پس
وہ عالم کل وقادر خالق نہیں محتاج و مجبور ہے
اگر وید کے معنی چاند لیں تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ
چاند کو چراغ پا ہو کر کسی پر حملہ کرنے اور نگاہ بھر کر
دیکھنے سے کچھ غرض نہیں اور نہ ہی وہ ذی روح ہے
کہ قوت باصرہ رکھتا ہو۔ مگر آریے تاویلوں کے
جہاں میں اس منتر کو مڑی کی طرح کیا پھنساتے ہیں
خود پھنستے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ جس قدر چاند تاویل
کی بھرمار کر لیں وید اپنی اصلی حالت کبھی نہیں بدلیگا
اصل بات تو یہ ہے کہ یہ کلام کسی
تھکے ماندہ مسافر کا ہے جس پر بھیر پیٹے نے
حملہ کیا اور بیچارہ مشکل سے جان بچا کر چلا آیا۔
اور یہ داستان وید میں درج کرائی گئی و بس۔
یقیناً جو ترجمہ یسین لکھو کے کھوئی تم + تسمن مام و سے
ہی پو مانا مرنے لکھتے اندرا ایندرو پر شرو +

(۲۰) منشی لیکھام نے اس کا ترجمہ یہ کرایا ہے :-
کہ جہل وغیرہ تکلیفوں کے کھولنے والے سرور اور
خوشی کے دینے والے جہان تیری جلال میں تیرے
گیان کے بیا پکتا ہے۔ جس سے تو سب کو جانتا ہو
اس اپار شکتی سے اپنے پو جاری کو اپنے میں اس قدر
کرے تاکہ وہ آواگون سے نجات پاوے تیری حمت
سب کی کلیان و ایک ہے۔

معتض
پیارے مترو! اگر یہ پر میثور کا گیا
ہوتا تو یوں ہوتا کہ میں سب کی سختی کھولنے والا۔
سرور اور خوشی کا دینے والا ہوں۔ تا آخر یا شروع
میں ضرور ہوتا کہ اے بندے ایسا کہ۔ چونکہ ان باتوں
کا یہاں پتہ نہیں اس واسطے کسی ہمہ اوست کے
قابل یا تسلیانی آدمی کا کلام ہے۔ ورنہ اس قدر اختلاف
کے کیا معنی پہلے اس سے سام وید کے گیارہویں منتر
میں یہ کہا کہ پر میثور حلول سے پاک ہے کوئی چیز اس
میں آمیزش نہیں کر سکتی۔ یہاں اس میں خود گھس
بیٹھنے کو چاہتا ہے۔ تیسری جگہ یوں کہا۔ کہ تمام مخلوق
ایشور کے پیٹ میں آباد ہے۔ جس طرح گور کے پیٹ
میں کیرے ہوتے ہیں دچانچہ ستیا رتھ پر کاش میں
لکھا ہے وید کو صلا

جو سب کو پھیر رکھنے اور اپنے میں لے لینے کے قابل
ہے۔ اور ہر ایک ساکن اور متحرک کا گھر بن کر بنیالا ہے
اس واسطے اس پر میثور کے نام انا دی اتھا ہیں
اور جو اس میں تین کے وار پاٹھ ہے۔ سو آدر کے لئے
ہے۔ جیسے گور کے پیٹ میں کیر پیدا ہو کے اس میں
رہتے اور مرتا جاتے ہیں۔ ویسے ہی پر میثور کے پیچ
میں سب جگت کی اوستھا ہے یعنی سب خلقت کا قیام
پر میثور کے پیٹ میں ہے۔ گور کے کیروں کی مانند اسی
میں پیدا اور فنا ہوتی رہتی ہے۔ نہ معلوم وید کا مصنف
اس سے باہر کیوں نکل آیا تھا۔ اور پھر کیوں داخل ہوئے
کو غل جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ دیانند صاحب نے یہ نہ بتایا کہ
جس طرح گور شاخ میں اور شاخ پٹیر میں اور پیر آگے
تک سلسلہ رکھتا ہے۔ اسی طرح پر میثور کے پیٹ
میں مخلوق اور پر میثور گور کی طرح کونے پیر پر ٹٹک
رہتا ہے۔ اور آریے اس کے سر یا سرین یا سینے
یا گنیش کی طرح کسی دھرم پتی کی میل سے پیدا ہوئے
ہیں یا ان کی میل کسی اور جھاڑ پر پھیل رہی ہے مگر

وید کا مصنف سببانی نہیں۔ تو یوں تصور کرنا چاہیے کہ وید چار مصنفوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور جس مصنف کا جو عقیدہ تھا وہی اس نے درج کیا۔ جو ہمہ اوست کا قائل تھا۔ اس نے وہی لکھا۔ مارا جو آواگونی تھا۔ اس نے آواگون کی جمائی۔ اور جس نے گور سے چنگا ڈراڑائے تھے اس کو وہی سوچی۔

توحیدی مضامین اور نازک خیالی کہاں سے آتی ہے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست پیرا آگون سے بچنے کی دعا بھی پریشور کی بے علیحہ محکم دلیل ہے۔ کیونکہ آواگون سوائے وہم کے کچھ نہیں۔ چھٹی نے ہر ہمناکیشا ہری اوپ پر ماہی دو جیسے گھسٹو

الواستنا سورجھسا ۱۱ مندیشو پشٹوان بیجرمن سموتیاند (۲۷) یہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت بیاسی کا چھٹا منتر ہے (ترجمہ) میں جوڑتا ہوں (تے) تیرے (کیشناہری) کیوں دے گھوڑے یعنی بڑے بڑے ایال دے

(برہمنانا) منتر پڑھ کر (اوپ پر یا ہی) جلد روانہ ہو (دوہیتے) رتھ میں بیٹھ گھسیوہ) اپنے دونوں ہاتھوں میں رستی مقام (لوتا) تجھ کو (اٹ) بہت اچھے (ستاسہ) نچڑے ہوئے (درجھسا) رجھائیو اے رس (اپدیشو) خوش کیا ہے (اپشوان بیجرمن) اے بیجر کے اٹھانے والے (سم اوائی) اس طرح خوراک پاکر (پتنیا) اپنی بیوی سے (مدہ) خوشیاں منا۔

مُقَضِّع اصاحبو! اگر یہ پریشور کا کلام ہے تو وہ بے شک کسی سوم پینے اور یجر اٹھائیو اے گھرباری کا غلام ہے کہ منتر پڑھ پڑھ کر رتھ میں گھوڑے جوڑتا ہے اور سوم کا رس بچوڑتا ہے۔

..... اگر یہ کسی راجہ کا بیان ہے تو رتھ پر سوار ہونا رٹے الی کا سامان ہے۔ پس اسلام کے جہاد مشروط پر اعتراض

جہانا اور اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالنا خطا ہے وید کسی طرح خدا کے قدوس کا کلام نہیں ہو سکتا البتہ کسی دیتا پرست کا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دیوتا کی تعریف پر مبالغہ بیان کرنا ان کا کام ہے۔

در اصل یہ رتھ جوڑنا اور رسی کو ماتھے ہی لینا اور پھر سوم اس پینے کی ہدایت کسی معمولی جاٹ وغیرہ کا کام ہے۔ ایش پرورد و برہوتے چرشتو تیو نیو شتا مدہستا بھوڑو کشم ہے پائے پتے ہرینم اختا برتیا ہری یوگ مہوم (۲۲) یہ رگوید کی پہلی اشک جو تھے باب کے دسویں افواک جھٹی سوکت کا پہلا منتر ہے۔ دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے:-

(بھوڑو) جو راجہ یا داعظ جیسے (رایتہ) گھوڑا گھوڑی سے بھوک کرتا ہے (جھفت ہوتا ہے) (یوشان) ویسے ہی علم والی عورت سے بکت ہو کے ملک و مال حاصل کرنے کیلئے اٹھ۔

دوسرے پنڈتوں نے یہ کیا ہے:- کہ بہت بہن پائیوالا۔ اندرا آگون کا عرق پینے اٹھا جھلا آتا ہے جیسے ساند گھوڑا گھوڑی کے پاس جاتا ہے۔ اپنے شاندار رتھ سنہری کوٹھیا کر جس میں ستھرے گھوڑے جتے ہوئے ہیں۔ وہ جو بہادرانہ کام کرنے کے لائق ہے اپنے تئیں شربت پینے میں مصروف کرتا ہے۔

مُقَضِّع وید کے مصنف کی یہ مثال فصاحت و تہذیب سے مالا مال ہے۔ کہ جس کے سامنے بڑے بڑے غیر مندوں کی زبان گنگ و لال ہے۔

..... کہاں وہ چھپر کی مثال اور کہاں یہ قیل وقال ناظرین انصاف فرمائیں۔ اگر سب کے ارمان پورا کرنے کی مصلحت اسی میں مخفی ہے تو وہی دھرجی نے جو بشرح منتر ۳۱ باب ۳۴ یجر وید میں عورت کے واسطے لکھا ہے وہ بھی کسی باطنی مصلحت سے خالی نہ ہو گا۔ وید کا عجب پریشور ہے کہ اپنے منہ سے اپنی

تعریف اس طرح کرتا ہے کہ میں تیرے گھوڑے رتھ میں جوڑتا ہوں۔ اور تو سوم کی شراب پی پی کر اپنی جورو سے رنگ لیاں منا۔ یا میں مارے شوق کے یا پیاس کے سوم کی شراب پینے اس طرح چلا آتا ہوں جیسے ساند گھوڑا گھوڑی کے پاس جاتا ہے یا جھطر ح کبوتر کبوتری پر آتا ہے نیز کیسا لغو حکم کرتا ہے۔ کہ ویدوں کے داعظ یا راجہ علم والی عورت سے ایسے یکت ہوا کریں جیسے گھوڑے گھوڑیوں سے ہوتے ہیں۔ ادھر نیلی نیلی سفید سفید گردن والے کتوں کا پلٹنا۔ ادھر کبوتر۔ کبوتری کے جفت ہونے اور گھوڑے گھوڑی کی تمثیل دینے سے صریح واضح ہوتا ہے۔ کہ وید.....

خدا کے قدوس یا مہذب شخص کا کلام نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

تو مہی پرشیو وید تھیشو سنہتہ اگنی رتھی روہو رانام (۲۳) یہ رگوید کی پانچویں منڈل آٹھویں ادھیائ چھتیسویں ورگ کا دوسرا منتر ہے۔ پوٹھی آریہ بھویں میں دیانند جی نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ اے اگنی تو ہی حمد و ثنا کے قابل ہے اور رٹائیوں میں تیری ہی تعریف ہوتی ہے۔ جو تیری تعریف نہیں کرتا۔ یا کسی دوسرے کی کرتا ہے۔ وہ کبھی نہیں فتح پاتا۔ دشمنوں کے مورچوں کے سامنے گھات لگا بیوالا۔ جنگ اور لڑائیوں میں سب سے پہلے پہونچنے والا اور ہمارے دشمنوں کو سر کر بیوالا تو ہی ہے۔ اس واسطے ہماری شکست کبھی نہیں ہوگی۔

مُقَضِّع پیارے مترو! کیا بد عملی کے بالخصوص کسی کے دل اور کانوں پر ہر لگانا اور اغراض نفسانی کے لئے جگ اور جہد ہوں میں روٹیوں پر لڑ لڑ کر مرنا آپ کے نزدیک برابر ہے۔ کیا جو دیادان یا کر پال ہوتا ہے۔ وہ کسی سے مودہ بند کی کرتا یا تلوار بکڑ کر لڑتا ہے۔ یا جو لوگ اس کی تعریف نہیں کرتے ان کے بیج اور کھانے بگاڑتا ہے

ہرگز نہیں۔ اور جن سے ان کی دشمنی ہے۔ اگر وہ پیشور کے بھی دشمن ہیں۔ تو پیدا کیوں کئے تھے۔۔۔۔۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

اس کو یو پایا لکڑی سے باندھ کر اس کے گلے پر چھری رکھ دے اور وہ مارے دہشت کے رو رو کر اپنے

ماں باپ کو پکارسے اور اس کی پردرد آواز سن کر گنی

دیوتا آوے اور اس کی جان کو ہوم کی بھٹی سے

بچا دے۔ چونکہ اس قصہ کو منوجی نے دہرم شاستر

میں وید کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ اس واسطے

یہ سرگباشیوں کا مقولہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بکس پاکر

پر مشور میں مل گئے ان کو ماں باپ کی گھر کیاں اور

جھڑ کیاں کیوں پسند آنے لگی تھیں۔ ان کا دنیا پر

لوٹ آنا ایسا ہے جیسا کہ مانتھی کے سوار کو۔۔۔

گمہ پر۔۔۔۔۔ چڑھنا۔ اگر اس کو دوزخینوں

کا مقولہ خیال کریں تو بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ

دوزخ میں اپنی بد عملی کے سبب جاتے ہیں۔ اور

ایسے عاقل و بالغ اشخاص کے اعمال قابلِ سزا ہو

ہیں کہ جن کو ماں باپ کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی

اگر وہ روتے تو اس طرح بیان کرتے کہ مائے

ہم دنیا پر پھر جاویں اور اچھے عمل کما کر آویں۔ نہ

یہ کہ میں اپنے ماں باپ کی پھر درشن کروں اور

اگر یہ خیال کیا جاوے کہ حیوانات میں جا کر شاید

انسانی روح یہ کہتی ہوگی تو بھی صحیح نہیں کیونکہ

حیوانات کا لایعقل ہونا سب کو مسلم ہے۔۔۔۔۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

بیتم پیری۔

(۲۵) یہ اتھرو وید کے چودھویں کا نڈ دوسرے انوا

کا اٹھارہواں منتر ہے۔ سیدنا مہاراج صاحب نے اس کا

ترجمہ یہ کیا ہے۔ خاوندو دیور کو دکھ نہ دینے

والی استری تو اس خانہ داری میں حیوانوں کی خدمت

کرنے والی دہرم مینیم میں چلنے روپ شوہر فرزند

جھنے دیور کی کا منا کرنے اور دکھ نہ دینے والی۔

خاوند اور دیور کو پراپت ہو کر اس گھر کے آگن ہو تر

کی سیون کیا کر لینے اے گھر بسی تو اس خانہ داری

میں جہاں اتنی سختیاں جھیل رہی ہیں۔ خاوند اور

دیور کو دکھ نہیں دیور کی کا منا کرتی اور سبھی گھنٹی

اور اچھے اچھے بالاک جنتی ہے۔ وہاں اتنی تکلیف

اور بھی گوارا کرنے کہ اس آگنی ہو تر بھی کر پا کر ویا کر

اس منتر سے عورتوں کا بے پردہ

مغرض

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

یہ تو سچ ہے کہ جنگ میں فتح و ظفر کے ساتھ ہوتی

ہے جس کے ساتھ خدا ہو مگر اس منتر میں تو عات کا

کر حملہ کرنے والا بھی پر مشور کو ہی سوامی جی نے بنا

دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیشہ استاد

عقیدہ سوامی جی کے روئے سے دور نہیں ہوا

جو سوامی جی نے ایک دفعہ اس کر لیا تھا۔

(۲۴) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت چومیس کا پہلا

اور دوسرا منتر ہے۔ لفظی ترجمہ یہ ہے۔

(کسے توئم) ہم کس کی التجا کریں (کمتسیا) ہم کس کو

(امرتانام) آبجیات کا چشمہ جانیں (کی کون دنہ)

ہم کو (جے اوپیتہ) زمین پر (پوزوات) پھر پونچائے

تا کہ میں (پترم) اپنے باپ کو (چچا) اور (داترم) ماں

کو (درشیم) دیکھوں (ویم) ہم (آگنی) آگنی دیو کو (امرتا

نام) زندگی بخش یا آبجیات کا چشمہ جانیں (پرتھمیا)

کہ پہلا دیو ہے (داسہ) وہ دنہ (ہکو) دھما دیوتا زمین

پر (پوزوات) پھر پونچائے تا کہ میں (پترم) اپنے باپ

کو (چچا) اور (داترم) ماں کو۔۔۔ ہم دیکھوں۔

.....

.....

مغرض

یہ ہو سکتا ہے کسی ایسے محتج و مجبور

بندے کا استغاثہ کہ جس کو اس کے

ماں باپ پیچ واپس اور کوئی قربان کرنے والا شخص

اوے بر گھنیم پتی گھنٹی ہی دہی شواپشو مجھ سے سو یاہ

سورچا پر جادائی ویر سور دیور کا ماسیو تم نلنی گا ہے

دیکھ کہ جس میں ایسی ہدایتیں درج ہیں ایثور کرت نہیں ہو سکتا۔

یہ حیوانوں کی خدمت کی خوب ہی دید نے خبر داری کی ہے آخر کیوں نہ ہو دید کے بنانے والے ادا گون کے وہم میں مبتلا تھے۔

کو سپور ووشا کو ستور شوتا کو با بھستوم کرتہ کہوشتوہ۔
کو دام شیونزہ و دیو دیورم مریم نبوشا کرتی سندھ آ۔
(۲۶) یہ رگوید کی دسویں منڈل سکت چالیس کا دوسرا منتر ہے۔ دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے:۔ اے عورت مرد جیسے دیور کو بیوہ اور سونا گن اپنے خاوند کو بیکر پلنگ پہنچ ہوتی۔ اور اولاد کو سب طرح سے حاصل کرتی ہے۔ ویسے تم دونوں مہاں بیوی کہاں رات کو اور کہاں دن میں بے تھے۔ اور کسی وقت کہاں رہتے تھے تمہارا وطن پیارا کہاں ہے۔

مغرض ہے۔ سوچتے رستہ مسافروں سے

عمروا اور ہر ایک مرد و عورت سے خصوصاً اس عمدہ تہذیب اور بدیہی لیاقت کیساتھ دریافت کرنا جس طرح بیوہ اپنے دیور سے اور سہاگن اپنے خاوند سے پلنگ پر ہمبستر ہوتی ہے۔ اس طرح تم دونوں رات کو کہاں سوئے اور دن میں کہاں بے تھے۔

داشمندوں اور ہندوؤں کا شیوہ نہیں اور بیوہ بھاوج کا دیور سے اولاد حاصل کرنا اور بیوہ کی بیوہ بھی بنی رہنا اگرچہ دید کے موافق ہے۔ لیکن شریف زادوں حیا والیوں کا کام نہیں۔ دید میں چونکہ اس کی ہدایت عام ہے اس واسطے کلام الہی نہیں ہو سکتا۔ ناں خلاف تہذیب ضرور ہو سکتا ہے۔ آریہ مہاشوا اسی تہذیب اور ویدی فصاحت پر تمہیں ناز ہے۔ شرم! شرم! شرم! انیم! انیم! سوچ کے پتہ مت۔

(۲۷) رگوید کی دسویں منڈل سکت کے دسویں منتر میں پریشور ارشاد فرماتا ہے کہ جب مرد اولاد

بنانے کے قابل نہ ہے۔ اس وقت اپنی بیوی سے کہدے کہ کسی دوسرے مرد سے اولاد حاصل کرے۔ جیسے پانڈورا جہ کی استری کنتی مادرئی وغیرہ نے حاصل کی۔ اور بیاس جی نے اپنی بہاد جوں کو بیٹے جنائے تھے۔ دیکھو اتھاس ویران۔ اور بقول دیانند جی اس باب میں پوران محبت ہیں۔ کیونکہ دید کے موافق و مطابق ہیں دیکھو ستیارتھ پرکاش نیوگ کا بیان۔

مغرض یہ منتر یا تو کسی ایسے شخص کا کلام ہو سکتا ہے کہ اپنی مراد حاصل کرنے کے واسطے خواہ مخواہ ایسی باتیں بنا بنا کر وید میں لکھتا ہے۔ یا تم بھی کا قصہ ہے دیانند جی اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ اگر یہ ایثور کا ارشاد ہے تو وید کی تعلیم کے ناقص ہونے میں کلام نہیں۔ اور ایسے حکموں پر عمل کرنا۔۔۔۔۔

.....
ہندب انسان کی طبیعت ہرگز گوارا نہیں کر سکتی۔

KHILAFAT LIBRARY

یہ منو کی نوں ادھیائے کا انستھواں۔ اور ساٹھواں اور باسٹھواں۔ اور ایک سو بیالیسواں اور ایک سو چھیالیسواں شلوک ہے۔ لالہ سلوی دیال صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے۔ اولاد کے نہ ہونے میں سسر وغیرہ کی اجازت لیکر عورت کسی رشتہ دار سے یا دیور سے خاطر خواہ اولاد حاصل کرے دیور و بیٹھ وغیرہ والد کا حکم پا کر بدن میں گہی لگا کر

چپ چاپ بیوہ سے ہمبستری کرے۔ جب حمل ٹھیک ہو تب بڑا بھائی گرو کی مانند اور چھوٹے بھائی کی بیوی بیٹے کی بیوی کی مانند باہم رہنے لگیں۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب کہ والد وغیرہ کے حکم سے یہ کام کیا گیا ہو جو اپنی مرضی سے ہمبستر ہو گئے ہوں۔ تو جیسے چاہیں رہا کریں۔ درجہ اولیت سے گر جاتی تینے بیسے سے دسے ہو جاتے ہیں۔ جہ طرح دوسری اولاد از روئے ورثہ مال و دولت لیتی ہے۔ اسی طرح وہ لڑکا کہ عورت نے سسر وغیرہ کے حکم سے حاصل کیا ہے حصہ لیوے۔ کیونکہ کھیت والی کا بیج ہر اور اس کی پیدائش دھرم سے ہے (وید کے موافق ہے) مرے ہوئے بھائی کی جو رو اور دولت کو چونا بھائی اپنی حفاظت میں رکھے وہی اس بیچاری کو بچہ بنائے اور جو بیوہ کے بچہ پیدا ہو وہی مال و دولت مذکور کو لے لیوے۔ اور وید کے مصنف یا گو لکھی تشریح منوجی کی مانند اس طرح کرتے ہیں:-

یہ یا گو لک سمرتی کی پہلی ادھیاء کا اڑسٹھواں اور دوسرے ادھیاء کا ایک سو انستھواں شلوک ہے ترجمہ اس کا سوانی دیال صاحب نے یہ کیا ہے۔ جس کی اولاد نہ ہو۔ حیض سے فارغ ہوتے ہی اس عورت سے باپ وغیرہ بیٹوں کی اجازت لیکر دیور وغیرہ سسرال کا رشتہ دار یا ہم قوم آدمی بدن میں گہی لگا کر ہمبستری کرے۔ جس کی اولاد نہ ہوتی ہو اس نے جب بڑوں کی اجازت سے غیر عورت میں بیٹیا بنایا ہو۔ تو وہ لڑکا بیچ اور کھیت والے دونوں کے مرنے کے بعد پنڈ دیئے والا اور دونوں کی طرف سے ورثہ حاصل کرنے والا دھرم پوروک یعنی اصل حلال کا فرزند

موافق دید کے ہے۔

نوٹ آریوں کو چاہیئے کہ تہذیب پھیلانے کی نیت سے مضامین ذیلی دیانندی تصانیف سے نکال ڈالیں۔

سوال - مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ دوسرا بیاہ کر سکتا ہے؟

جواب - برہمن اور ویش اور راجپوت کیلئے ایک ہی بار بیاہ ہونا شاستروں میں لکھا ہے دوسری مرتبہ نہیں اور کنواری اور کنوارے کے بیاہ میں النصاب ہے۔ اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد کا اور کنواری کیساتھ رنڈوے مرد کا بیاہ ہونا بے النصابی اور بد مذہبی ہے۔ جیسے بیوہ کو کنوارا ناپسند رکھتا ہے ایسے ہی کنواری رنڈوے کو نگاہ میں نہیں لاتی دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ جمیر ص ۱۱۱۔

سوال گھر میں مال و دولت وغیرہ سب کچھ ہے مگر خاوند نہیں پردیس میں ہے تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب ستیارتھ پرکاش مذکورہ کے ص ۱۱۱ میں لکھا ہے کہ اگر خاوند مذہب کی واسطے پردیس گیا ہو تو آٹھ برس اور جو علم و عروج کے لئے گیا ہو تو چھ سال اور مال و دولت کے واسطے گیا ہو تو تین برس تک رستہ دیکھ کر زان بعد نیوگ کے اولاد حاصل کرے جب خاوند آ جاوے اس وقت نیوگ ولے مردوں سے علیحدہ ہو جاوے (اور یہی دہرم شاستر کا حکم ہے)۔

سوال جب ایک بیاہ ہوگا ایک عورت کو ایک مرد اور ایک مرد کو ایک عورت ملیگی اس وقت عورت حاملہ ہو یا ہمیشہ بیمار رہے یا مرد کو کوئی سخت مرض لاحق ہو جاوے اور دونوں کو جوش جوانی ہو رہا نہ جاوے تب کیا کریں؟

جواب ستیارتھ پرکاش ص ۲۲ میں لکھا ہے حاملہ عورت سے ایک سال مجامعت نہ کرنے کے وقت عورت یا مرد سے اگر رہا نہ جائے تو کسی سے

نیوگ کر کے اس کے لئے بیٹا حاصل کرے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آریہ مذہب میں دوسرا نکاح اور اپنی حاملہ کیساتھ مجامعت کرنا شوہر کو ایک سال تک درست نہیں۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲۔ اب عورت مرخص یا حاملہ ہے یا مرد بیمار ہے اور سال بہر تک عورت سے یا مرد سے صبر نہ ہو سکے۔ تو عورت کسی دوسرے مرد سے اور مرد کسی دوسری عورت سے اولاد حاصل کرے۔

سوال خاوند بد مزاج تند خو ہو عورت کو ستاؤ سے باز نہ آوے اس وقت کیا کرے؟

جواب ایسی حالت میں خاوند کو چھوڑ کر کسی دوسرے مرد سے اولاد حاصل کرے اور اس محلولہ اولاد کو اپنے خاوند کی جائیداد کا حصہ دار و مالک بناوے۔ لیکن طلاق لیکر کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ کیونکہ طلاق لینا اور نکاح ثانی برہمن اور ویش اور راجپوت کی قوم کے واسطے شاستر میں نہیں لکھا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲۔

سوال تم نے جو دید اور شاستر سے بیان کیا یہ لاولد و مسافر وغیرہ کی جو رو اور بیوہ کے واسطے لکھا ہے پہلا اولاد والی ایسا کام کر گندے تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب بقول منو باب ۹ شکوک ۱۹۔ بد فعلی عورتوں کی جبلی عادت ہے۔ یہ دید میں لکھا ہے دیکھنے والوں کہہ کے خاموش ہو رہے کہ اگر لطف نے قرار پکڑا ہے۔ تو اس کا خضم اس کو پاک کرے۔ اگر نہیں پکڑا تو حیض آنے سے خود ہی پاک ہو جائیگی۔ چنانچہ دہرم شاستر کے نویں ادھیا کے بیسویں اور پانچویں کے ایک سو اٹھویں شکوک میں ہے:-

اُن کا ترجمہ لالہ سوامی دیانندی نے یہ کیا ہے۔ اپنی مانا کی زنا کاری دیکھ کر یہ کہنا چاہیئے کہ میری ماں نے

میرے باپ کے سوائے دوسرے مرد میں رغبت کی اور یہ پھل پایا۔ اب میری والدہ کی اس رچ و روپ کو یعنی دوسرے مرد کے اس لطف کو میرا باپ پاک کرے جو چیزیں پاک کرنے کے قابل ہیں وہ مسی اور پانی سے اور چلنا پانی چلنے سے اور جب کادل غیر مرد سے مل گیا ہو۔ وہ حیض آنے سے اور برہمن فقیر ہو جانے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہی یاگو لکھہ اسمرت کے پہلے باب کے شکوک ۲۷ کا حکم ہے۔ کہ عورت حیض آنے سے پاک ہو جاتی ہے اور باب مذکور کے شکوک ۱۷ میں ہے:-

KHILAFAT LIBRARY

کہ عورتوں کو سوم دیوتا نے پاکیزگی اور گندہر بنے شیریں زبانی اور اگن دیوتا نے سب طرح پاک ہونے کی طاقت دی ہے۔ اس لئے عورتیں پاک ہوتی ہیں۔ مگر اب مشکل یہ کہ بقول رگوید اور یاگو لک جی سوم گندہر ب داگنی ان دیوتا کے نام ہیں جنہوں نے عورتوں کو سب طرح سے پاک کیا اور پاکیزگی دی اور بقول دیانندی یہ اُن دس مردوں میں سے تین کے نام ہیں جن سے نیوگ کیا جاتا ہے۔

سوال اگر رنڈی دام بٹھرنے کے بعد صحبت سے انکار کرے یا جب اقرار کر دیا تھا۔ اب انکار کرتی ہے تو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب یاگو لک سمرتی کے دوسرے باب دوسو چھبائیوں شکوک میں مرقوم ہے کہ

لالہ سوامی دیانندی صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے جو رنڈی دام لیکر زنا سے انکار کرے۔ اور بیمار نہ ہو تو دو چاند اور جو بغیر بٹھرا لینے کے اقرار کیا تھا۔ اب انکار کرتی ہے تو ایک چند دام واپس کرے۔ اور یہی حکم مرد کے واسطے ہے یعنی بغیر مقرر کرنے کے ایک گنی اور اقرار کے بعد انکار کرے تو دو گنے دام رنڈی کو دے دوا کر

ویدا اور شام کے قانون)

سوال جس پشتک میں قابل شرم تعلیم ہو یا جس مذہب میں زنا کاری اور فحش گوئی وغیرہ شرعاً و قانوناً جائز ہو وہ خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے؟ یا نہیں؟

جواب نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسا پشتک اور مذہب اگر سچا اور خدا کی طرف سے مانا جائے تو پھر جھوٹا اور شیطانی نتیجہ کو بنا ہوگا؟

سوال بخشش کے متلاشی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب مذہب باطلہ اور ان پشتکوں اور کتابوں سے جن میں ناقص اور خراب تعلیم درج ہے دست بردار و بیزار ہو کر سچا اور پکا مسلمان بن جانا چاہیے؟

سوال قرآن شریف اور حدیث کا کیا حکم ہے؟

جواب قرآن شریف کا یہ حکم ہے ولا تقر بوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن (سورۃ النہم) اور مت جاؤ فحش اور بچیاں کے نزدیک کھلی ہو یا چھپی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فرجہم وقل للمؤمنات یغضفن من ابصارہن ویحفظن فرجہن ولا یتذکرن ما ھن ھن (نور) اور مخاطب کہہ دے مومنوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں اور کہہ دے مومنات کو وہ بھی اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اور شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں اور غیر محرم پر اپنے بناؤ سنگار کا اظہار نہ کریں۔ ولا متخذات اخذان (النساء) مت نکاح میں لاؤ چھپے یا ر بکریوالی فان اتین بفاحشۃ فیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب (النساء) پس اگر کریں بد کاری تو باندی پر نصف عذاب ہے جو آزاد عورتوں پر ہے الزانی والزانیۃ فاجلدوا کل واحد منہما ما تہ جلدۃ ولا تاخذن بھما رافۃ فی دین اللہ جس نے ابھی نکاح

نہیں کیا مرد ہو یا عورت اگر زنا کریں تو ہر ایک کو سو کوڑا اور ان پر رحم و شفقت حد لگانے میں کوئی نہ کرے الشیخ والشیخۃ اذا زینا فادجوہما اللہ نکاحاً من اللہ بیانا ہو مرد یا بیبا ہی ہو عورت اگر زنا کریں تو ان کو پھر مارتے مارتے مار ڈالو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عذاب مقرر ہے وقرن فی بیوتکم ولا یترجن تلبس الجاہلۃ (الاحزاب) اے بیویو تم قوتیر سے رہو اپنے گھروں میں اور نہ سنگار کرو پہلے زمانہ کی بیدین عورتوں کی طرح قل کا ذوا جک وبناتک و نساء المؤمنین یدنین علیہن من جلا یدہن (سورۃ الاحزاب) اور مخاطب کہہ دے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ لٹکاویں اپنے سروں پر اپنی چادریں یعنی اگر ماں بھین وغیرہ کو ملنے جائیں تو سر سے پاؤں تک کی چادر اوڑھ کر جائیں اور گھروں میں رہیں تو وحشی قوموں کی طرح نہیں بلکہ کڑتے پسین کر اور کڑتے پر اوڑھنی اور ہے رہیں ولیضربن بجمہلن علی اجبیبن اس پر شاہد ہے۔ ہر ایک عورت نامحرموں سے پردہ کرے۔ دیور جیبہ وغیرہ رشتہ داروں سے گھنگٹ نکالے ان کے پاس اکیلے مکان میں نہ رہے اس لئے کہ لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثہما الشیطان (زمرہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اندھے سے بھی حجاب کا حکم ہے دیکھو مشکوٰۃ کتاب النکاح مطبوعہ فاروقی دہلی صلا ۲۷ حدیث ام سلمہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی قبر سے بھی پردہ کیا ہے۔ مشکوٰۃ باب زیارت قبور میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی فلما دفن عمر معہم فاللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی اثابنی حیاء من عمر (ترجمہ) میں آتی جاتی تھی

اس گھر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والدہ دفن تھے کھلے منہ اس خیال سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے زوج اور حضرت ابو بکر میرے والد تھے ان سے پردہ نہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوئے تو خدا کی قسم میں بغیر خوب کپڑا اوڑھ لینے کے داخل نہیں ہوتی تھی بسبب شرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شائش ان پاکدامنوں کو جو اس سنت اسلام پر عمل کرتی ہیں اور ان پر صد حیف جو بے پردگی کی عادی اور....

آریاؤں کی گندی تعلیم کے زیر اثر آ چکی ہیں والسلام علی من اتبع الهدی +

عبارے کوئے یثرب جسے آنکھوں میں لگایا ہے رہ صدق و صفا بیشک اُسے حق نے دکھایا ہے ضیاء شمس احمد سے منور ہر دو عالم میں نگہ خفاش بد طینت نے آنکھوں کو چرایا ہے معبر گلیوٹے اطہر کا سودا جس کے سرمیں ہے غم سوؤ زیاں اس نے سبھی دل سے بھلایا ہے صبا شاید مدینے کی گلی سے گرد لاتی ہے اسی کی شرم سے حنین نے اپنا منہ چھپایا ہے

نومسلم حفاظت فنڈ

اس وقت تک حسب ذیل قوم نومسلم حفاظت فنڈ میں موصول ہوئی ہیں:-

میزان سابقہ ۰ - ۴ - ۳۶

بالو عبد الرحمن صاحب شملہ ۰ - ۱۵

چوہدری عبد الغنی صاحب ویردال ۰ - ۶

شیخ ہاشم علی صاحب پیٹالہ ۰ - ۵

جناب میاں محمد نظیر صاحب عدن ۰ - ۵

جناب مرزا احمد شاہ صاحب راولپنڈی ۰ - ۵

جماعت سہارنپور معرفت ۰ - ۵

منشی عبد الوہاب صاحب ۰ - ۵

جناب ڈاکٹر نور بخش صاحب ہندری ۰ - ۱

میزان کل ۴ — ۱۵۸

جو تک میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بعد صبح شام
بیمار ہوں۔ تو مسلم حفاظت فنڈ کی رسید
میں اگر کسی دوست کا نام رہ گیا ہو۔ تو وہ
براہ نوازش بہت جلد مطلع فرما دیں۔ تاکہ
دوسرے ہمدرد میں باقاعدہ اس کی رسید
چھاپی جاوے۔ اور بچے قوی امید ہے۔ کہ
دیگر بھی حنا ماں ملت بھی تو مسلم حفاظت فنڈ
میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔
ابھی تک ۴-۱۵۸-۱۵۸ ہی جمع ہوئے ہیں۔ حالانکہ
تو مسلم سکول کھولنے کیلئے کم از کم ۴۵۵ روپیہ
کی ضرورت ہے۔ جناب میاں محمد ظفر صاحب تہ دل سے
شکر گزار ہوں جنہوں نے یکم شب بندہ روپیہ مسلم
حفاظت فنڈ کیلئے بھیجے اور آئندہ کیلئے اور روپیہ
بھیجے گا یہی وعدہ فرماتے ہیں۔

طب و طب

ایک تجربہ کار جو نیر اننگو ورنیکو لڑنے پچھڑ
ایام تعطیلات میں رنج کی ملازمت کرنا چاہتے
ہیں تو

تنخواہ وغیرہ کے متعلق جملہ خط و کتابت
ایڈیٹر نور سے ہو۔

(ایڈیٹر نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

بنوگ و طلاق

بنوگ کے معنی دیانندی اصطلاح میں وواہ
کے بعد خاوند کے مرجانے وغیرہ دیوگ میں مخنتی
نامردی وغیرہ مدانی روگوں میں باوقت مصیبت
(لا ولدی وغیرہ) میں اپنے افضل و اعلیٰ کی عورت
یا مرد کے ساتھ جماعت کرنا۔

پنڈت دیانندی نے اس کی بابت ستیا رتھ پرکا

اور بھومکا وغیرہ میں جو منتر دیئے ہیں ان میں نہ
منتر ہے۔

ایہام تو مندر مٹروہ سپرام سو بھگام کر تو دشادہ
پترانا دھیبسی پتی میکا و شتم کر دھی۔

پنڈت جی نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ آے
بیچ سپنے کے قابل باقبال آدمی تو اس ازدواج
شدہ عورت (سوناگن) یا بیوہ عورتوں کو اچھے
لڑکوں والی اور خوش نصیب کر۔ اس شادی شدہ
عورت سے دس لڑکے پیدا کر اور گیارہویں عورت
کو مان۔ اے عورت تو بھی شادی شدہ مرد یا بنوگ
کرنے والے مردوں سے دس بچے پیدا کر اور
گیارہویں خاوند کو سمجھ۔

پنڈت جی اس منتر کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ ہم
لکھ آئے ہیں کہ دو جون میں یعنی برہمن اور چھتری
اور دیشوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی دفعہ
بیاہ ہونا دید وغیرہ شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری
دفعہ نہیں دیاں سے نکاح ثانی کی ممانعت ظاہر ہے
کنواری اور کنوارے کے بیاہ میں انصاف ہے اور

بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد کا اور کنواری
عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کا بیاہ ہونا بے
انصافی ہے اور دہرم کے خلاف ہے (آریوں کو
اس پر غور کرنا چاہیے کہ نکاح ثانی دہرم کے
خلاف ہے جب ایک دفعہ بیاہ ہوئے مرد کو
کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کنوارا لڑکا قبول
نہ کرے گا۔ خود ہی دونوں کو بنوگ کرنے کی ضرورت
ہوگی اور یہی دہرم ہے کہ جیسا کہ ساتھ دے ہی کا
تعلق ہو۔ لیکن ہم جب اس پر کرن کو پڑھتے ہیں۔ تو
صاف معلوم ہوتا ہے کہ بنوگ کا حکم اس منتر میں
نہیں ہے۔ بلکہ اندر دینوتا سے التجا کی گئی ہے۔ کہ
تو اس بیاری ہوئی عورت کو دس بیٹے دے۔ اور
گیارہویں پتی کو برقرار اور سلامت رکھ۔ اور یہی
ساتن دہرمیوں کا مقولہ ہے۔

دوسرے اندر لفظ کے معنی منایا دیر یہ دانا یا

جماعت کنندہ کسی لغت کی کتاب سے منقول نہیں
دیانندی اختراع بالفرض ہوں تو بحوالہ صفحہ و مطبع
پتک کا حوالہ دیں۔

تیسرے اس منتر میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جسکے
معنی بیوہ یا بنوگ کرنے والا مرد یا بنوگ ہوں۔ یہ
محض دیانندی تادیل دیو پرستی کو چھپانے کی غرض سے
ہے۔

یہ سچ ہے کہ نکاح ثانی کسی دید اور شاستر میں نہ
دیدہ مرد اور شوہر دیدہ عورت کو نہیں لکھا۔ اور نہ
نکاح ثانی راجپوتوں برہمنوں اور سنہیوں میں ہونا چاہیے
آرے کمال غلطی پر ہیں۔ جو کہ بیواؤں کو نکاح ثانی
کر رہے ہیں۔

اگر خاوند کے علاوہ غیر سے اولاد حاصل کرانے کا
نام بنوگ رکھا گیا ہے تو یہ جدی بات لیکن موجودہ
دیدوں میں یہ لفظ معانی مذکورہ پر کہیں نہیں آیا۔
بالفرض ہماری بھول ہے تو آریہ یاد دلائیں۔ ہم
بڑے ممنون ہوں گے!

۲۱ منتر کو ہودو مانا ہے پنڈت دیانندی نے
اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ اے عورت اور مرد جس
طرح دیو کو بیوہ اور سوناگن اپنے خاوند کو برا بھوکہ
پلنگ پر لکھا ہو کر اولاد کو سب طرح سے حاصل کرتی ہو۔
وہی تم دونوں عورت مرد کہاں رات کو اور کہاں
دن میں بسے تھے۔ کہاں اسباب میسر آیا اور کسی
زمانے میں کہاں رہتے تھے۔ تمہاری آرامگاہ کہاں
اس منتر میں بھی لفظ بنوگ یا حکم بنوگ نہیں آیا
البتہ خلاف تہذیب لفظوں میں مسافر پرستی ثابت
ہے۔ اور بیوہ کا دیور سے ہمبستر ہونا معلوم۔ اور
دیور کے ساتھ دیس پردیس میں سفر کرنا آریہ دہرم کا
مفہوم۔

پنڈت دیانندی نے اس کی تائید میں دیور کسادو
واجتہ فقرہ زکات سے حجت پکڑی ہے کہ دیور دوسرا
خضم ہوتا ہے کیونکہ دوی در سے دیور بنا ہے۔ ہم
پوچھتے ہیں جب صریح لفظوں میں موجود و مٹا ہوا ہے

کہ خاوند کے چھوٹے بھائی کو دیور اور بڑے کو حیثیت کہتے ہیں تو پھر تاویل کے شکنجے میں کھینچنے کی کیا ضرورت کیا عورت کا دو بھائیوں کے ساتھ پانی گرسن کرا یا جاتا ہے۔ کہ ایک کو پتی اور دوسرے کو دیور کہتے ہیں گر ایک ہی سے کرایا گیا ہے۔ تو خاوند کے چھوٹے بھائی کو دیور کہنے کے کیا معنی؟

بلا کسی استحقاق کے چھوٹے بھائی کو دیور کہہ کے پکارنا اس معنی کر۔ کہ دیانند جی نے نئے ہیں کمال درجے کی۔۔۔۔۔ اور اس بات کا اظہار ہے کہ اس با عصمت عورت کا دوسرا خاوند اس کے پتی سے چھوٹا بھائی ہے

اگر کوئی شخص یہ عبارت پیش کرے کہ جیسے کساد پر قہمورہ لیتے تو کیا خاوند سے بڑا بھائی عورت کا پہلا خاوند ہوگا ہرگز نہیں اور نہ کوئی آریہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے پس حیثیت کے معنی کیا ہیں خاوند سے بڑا بھائی اور اسی طرح زمانے کی ریت ہے کہ خاوند سے بڑے کو حیثیت کہتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ دیور سے مراد حقیقی معنی نہیں خاوند سے چھوٹا بھائی ہے۔

پس منتر میں دیور معروف کا ذکر ہے دیانندی مفہوم کا نہیں۔ اور صاف واضح ہو گیا کہ دیور سے اولاد حاصل کرنا دید کا حکم اور اسی کی تائید میں منور نے دھرم شاستر میں لکھا ہے کہ عورت سسر وغیرہ کی اجازت سے دیور وغیرہ سے خاطر خواہ اولاد حاصل کرے پنڈت دیانند جی نے اس حکم کو چھپانے کی نیت سے تاویل کی ہے درحقیقت دیور دیور ہی ہے۔ دوسرا خاوند نہیں۔

وجہ یہ کہ عورت کا ہر حال میں ایک ہی خاوند ہوتا ہے کہ جس کے ساتھ پانی گرسن ہوا دوسرا کوئی ہوتا ہی نہیں۔ اسی واسطے پنڈت دیانند نے نکاح ثانی سے انکار کیا اور مشرح کر کے کہا کہ ایک مرد کی ایک عورت اور ایک عورت کا ایک مرد ہونا چاہیے۔ جب یہ مذہبی مسئلہ قرار پایا تو خاوند

کا چھوٹا بھائی کو دیور کہا جائیگا نہ دوسرا خصم کیونکہ دوسرا خصم کرنا درست ہی نہیں اور دوسرا خصم دو جوں میں ہوتا بھی نہیں۔

دین حق کی تحقیق کے مصنف کا بیان

(۱) پیدائش عالم کی بابت رگ وید کے اتر یہ ارن میں لکھا ہے کہ شروع میں یہ عالم ایک شخص تھا اور اس کے سوا ساکن و متحرک کوئی چیز نہ تھی اس روح نے خیال کیا کہ میں عالم کو پیدا کروں پس اس نے پانی روشنی جاندار وغیرہ طرح طرح کے عالم پیدا کئے۔ پھر اس کو ان کے محافظ پیدا کرنے کا خیال آیا جب اس نے ایک شخص پانی سے نکالا اور اس میں عورت سے نگاہ کی تو اس کا منہ مثل بیضہ کے کھل گیا اور اس میں سے ایک آواز نکلی آواز سے آگ پیدا ہوئی۔ پھر اس کی ناک کے دونوں نچھنے کھل گئے اور دم آنے لگا۔ اس سے اکاش پیدا ہوا پھر آنکھ کھل گئی اور آنکھ سے جوت پیدا ہوئی۔ اور جوت سے سورج بنا پھر کان کھل گئے اور کان سے سننے کی طاقت پیدا ہوئی۔ اور اس سے جہات پیدا ہوئیں۔ پھر چڑھا بڑھا اس پر بال جمے اور بال سے ساگ پات وخت پیدا ہوئے۔ تب چھاتی کھل گئی اس سے عقلمند اور عقل سے چاند پیدا ہوا۔ پھر ناف کھل گئی اس سے اوپان یعنی بادنا موافق پیدا ہوئی جس سے موت بنی۔ اس کے بعد تنگ کھل گیا۔ اس سے تخم نکلا جس سے پانی پیدا ہوا۔ پھر وہ روح دل میں سوچنے لگی کہ یہ شخص مجھ بن کس طرح گند کر سکے گا۔ میں اس میں کہہ رہے آبیٹھوں اس کے بعد وہ اس کی کھوپڑی میں سما گئی۔ مرد جب اپنا بیج عورت کے کھیت میں ڈالتا ہے حمل قرار پاتا ہے۔ پھر پیدا

ہو کر اس کا پہلا جنم ہوتا ہے۔ عورت اُسے پالتی ہو لیکن باپ نے پہلے اُسے اپنے جسم میں پالا اور پیدا ہونے سے پہلے اور پیچھے پالتا ہے تو اس کو نہیں پالتا بلکہ اپنے آپ کو پالتا ہے اور لڑکا پیدا ہونے سے باپ کو دوسرا جنم پاتا ہے اور یہ دوسرا جنم گویا اس کی پوجا پاٹ کے لئے اسی کا قایم مقام ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنا دورہ تمام کر چکا ہے تو مرجاتا ہے۔ اور دوسرا جنم پاتا ہے۔ یوں اس کا تیسرا جنم شروع ہوتا ہے۔

(۲)

یہ جو وید میں لکھا ہے کہ وراثت شخص سے دینا

پیدا ہوئی بدیں ترتیب کہ جب اس نے دوسرے

شخص کو پیدا کرنا چاہا تو فوراً ایک مرد پیدا ہو گیا اور

وہ فوراً دو حصے ہو کر عورت مرد کی صورت میں آ گیا

اور دونوں خصم عورت بن کر رہنے لگے ان سے نسل

انسان بڑھی۔ پھر عورت شرا کر گائے بن گئی اور مرد

بیل بن گیا۔ اسی طرح اس کی نسل بڑھی۔ پھر وہ

گھوڑی اور یہ گھوڑا بن گیا اور گھوڑے اور گھوڑی کی

نسل چلی۔ پھر وہ گدھا اور گدھی بن گئے اور گدھوں

کی نسل ہوئی۔ پھر گتا اور گتھی بن گئے اور گتوں کی

نسل چلی۔ اسی وضع اور طرز سے جملہ حیوانات انہوں

نے پیدا کئے۔

(۳)

اسی وید میں دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ پہلے

دنیا پانی ہی پانی تھی پیدا کا مالک ہوا بنکر اس پر گھومتا

تھا۔ پھر اس نے زمین کو دیکھا اور خنزیر کی شکل بنکر

اس کو خنما لیا اور شوکر مان بنکر اُسے درست

کیا۔ اس سے وہ پرتھ مشہور ہوا اور زمین پر تہوئی

کھلائی پھر خلقت کے مالک نے زمین پر نظر ڈالی اور

دیوتا اور اُسراورادیتہ بنائے اور دیوتاؤں نے

خالق کل سے کہا کہ ہم دنیا کیسے پیدا کریں اس نے

جواب دیا کہ عبادت سے جیسا کہ میں نے تم کو بنایا

ہے ویسے ہی عبادت تم بھی کرو پھر دیوتا کو اس نے

آسمانی آگ بخشی جس سے انہوں نے سال بھر عبادت

کر کے گائے بنائی۔

KHILAFAT LIBRARY

دہم شاستر کے مصنف کی روایت

یہ تمام عالم پر کرنی یعنی تاریکی میں تھا۔ اس کا کچھ علم و نشان نہ تھا اور نہ دلیل سے معلوم ہو سکتا تھا۔ خواب کی سی حالت تھی (ش ۵) قادر مطلق منور بالذات عناصر وغیرہ کو ظاہر کرتا ہوا آپ سے آج ظاہر ہوا۔ اور اس کے دل میں دنیا پیدا کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس نے اول پانی پیدا کیا پھر اس پانی میں لطفہ منی ڈالا اور وہ مثل طلا آفتاب بصورت بیضہ بن گیا۔ اس بیضہ سے برہما جی نکلے جو دنیا کے بنانے والے ہیں۔ (ش ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) اس دنیا کا بنانے والا دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے پانی میں رہتا تھا۔ اس واسطے پانی کو خدا کا گہرا اور خدا کو پانی میں رہنے والا کہتے ہیں۔ (ش ۱۱) اول جس شخص کو قادر مطلق نے پیدا کیا اس کو سب لوگ برہما جی کہتے ہیں۔ برہمانے اس انڈے میں اپنے برسوں کے حساب سے ایک برتن رکھا اس کے دو ٹکڑے کئے اور خدا کا نام لیکر آدھے سے سورگ (بہشت اعلیٰ) آدھے سے زمین بنائی۔ بھران دونوں کے درمیان خلا آسمان جہات اور زہر بنایا (ش ۱۲ و ۱۳) پھر برہمانے طاقت غور و حذی تصور کو بنایا پھر انکار (خودی) سے ہاں تو عقل اول اور وہی ہوگ اندریاں (حواس ظاہری و باطنی بنائے اور عضروں میں ان کو ترتیب دیکر کل عالم بنایا۔ (ش ۱۴ و ۱۵) پھر برہمنے سب جانوروں اور جانداروں کے نام اور کام جیسا کہ پیدائش سے پیشتر تھے عقل سے معلوم کر کے پیدا کئے۔ پھر دیوتا غیر متحرک اشیاء اور سچے میں کارآمد اشیاء پیدا کیں (ش ۱۶ و ۱۷) پھر آگ سے رگوید ہوا سے یجروید اور سورج سور سام وید نکالا اور سال و سن و ہفتہ و ماہ و روز

دیاندی بھاشیہ کی حکایت

برہماند کو برہمنے اور اول ظاہر کرتا ہے اور برہمنے برہما ند سے بہت بڑا ہے۔ تمام مخلوقات اس پر مشور کی ایک چوتھائی ہے۔ جو بار بار ظہور پذیر ہوتی ہے اور تغیرات سے متغیر ہوتی رہتی ہے اس کے تین حصے غیر فانی اور خود بخود روشن (اکاش پر ہیں)

مذکورہ بالا حصول والا برہمنے نجات سے افضل دنیا سے الگ نکلتا ہے۔ اس کا ایک حصہ اور فنا کے چکر لیتا ہے۔ اس کے بعد کہا یزوالے جانور اور جاندار کہائے جانے والی چیزوں کے مقابل سب جگہ ہوتا ہوا خصوصیت سے منور ہوتا ہے۔ اس پر مشور سے طرح طرح کی چیزوں سے چلتا ہوا وراث (پرش) برہماند روپ (انڈے کی شکل) پیدا ہوتا ہے اور پر مشور اس برہماند پر سردار رہتا ہے اس کے بعد بھی وہ ظاہر شخص دینا سے علیحدہ رہتا ہے پھر زمین کو پیدا کرتا ہے و یجروید باب ۳۱ منتر ۳ و ۴ و ۵

ان منتروں سے تین چیز ثابت ہوتی ہیں پر مشور (خداوند نقالی) وراث بقول اہل پران و لدر پر مشور و بقول دیانند جی بیضوی شکل اور زمین بدیں تقدیر خلاصہ یہ کہ پہلے پر مشور ہوتا ہے۔ اس سے وراث ہوتا ہے اور زمین بنتی ہے۔ پس آپ ہی ثابت ہو گیا کہ وراث شخص خاص ہے۔ کل عالم نہیں اگر کل عالم ہوتا تو زمین بھی اس میں شامل ہوتی۔ علیحدہ نہ گنتے۔ دیانندی تاویل غلط ہے۔ وراث شخص کا ہی نام ہے۔

اسی پر مشور سے دی و غیرہ کہانے کی چیزیں پیدا اسی سے تین دیدرگ یجروید نام پیدا ہوئے اسی سے دونوں طرف اور ایک طرف دانت رکھنے والے جانور پیدا ہوئے (ایضاً باب ۳۱ منتر ۷ و ۸ و ۹) اسی سے برہمن منہ کی مانند رجوت بازو کی طرح ویش رالوں کی صورت۔ شور پیروں کے برابر پیدا ہوئے

وقت اور منازل قمر اور دیا پیاڑ پیلے اور غار بنائے (ش ۲۳ و ۲۴) پھر عبادت میں مشغول ہوا اور عبادت سے فارغ ہو کر اس نے پراجا جاتی وغیرہ اور بولیاں اور خواہشات عقد و طمع وغیرہ اخلاق و عادات بنائے اور بڑے پہلے کاموں کو خلقت کے پیچھے لگا دیا (۲۵ و ۲۶) اور اپنے اپنے خاصہ کے موافق ہر جانور و جاندار اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوا۔ یعنی اڑنے والے اڑنے لگے (ش ۲۸ و ۲۹) پھر برہما جی نے ترقی نسل انسان کی واسطے اپنے منہ سے برہمن اور بازو سے راجوت اور ران سے ویش اور قدم سے (شور) خدمتگار پیدا کئے (ش ۳۱) پھر اس نے اپنے بدن کے دو حصے کئے ایک سے عورت اور ایک سے مرد بنایا اور اس مرد اور عورت کے میل سے وراث نام ایک شخص پیدا ہوا اس کے سالہا سال کی عبادت و ریاضت کے بعد منو پیدا ہوا (۳۲ و ۳۳ و ۳۴) پھر منو کے دس رشی پیدا ہوئے مریچ اتر پگت انگر۔ کرلو۔ پرچیتا۔ دشت۔ بھگو۔ نارد۔ (ش ۳۵) پھر منو کے فرزند ان مذکورہ سے کیش۔ راجس۔ پستاج۔ گندہرو۔ اسپرا۔ اسر۔ گرور۔ سانپ وغیرہ ہوئے۔ KHILAFAT LIBRARY۔ تیسرے باب کے ٹکڑے ۱۹۳۔ سے ۲۰۱ تک یوں تفصیل کی گئی ہے منو سے مریچ وغیرہ دس رشی مذکور اور مریچ کے اگنی آنا دیوا۔ اور اتر کے درہشت۔ اور درہشت کے دشت والو۔ کیش۔ گندہرو۔ ارگ۔ پسرہ۔ کزام۔ اور پلست کے اجیپ۔ اور انگر کے ہور بھیج۔ دشت کے سکالی اور کرلو یعنی کوئی کے سوم پہ پیدا ہوا۔ اور سوم پہ کی نسل سے اگن وگدہ۔ آگن وگدہ۔ وغیرہ فرقیاتے برہمنان پیدا ہوئے اور ہور بھیج کی نسل سے راجوت اور اجیپ کی اولاد سے ویش اور سکالی کی نسل سے شور پیدا ہوئے۔

کل عالم کو ایشور نے علت سے پیدا کیا اس میں چاند کا کرہ دل کی طرح سورج آنکھ کی مانند پیران کان کے برابر آگ منہ کی شکل درخت اور بوٹیاں روٹنگٹوں کی مثل مذاہن رگوں کی مانند پہاڑ پٹیوں کی طرح سمجھنے چاہئیں ایضاً باب ۳۱ منتر ۱۲ کا مطلب پریشور شخص کی ناف کی مانند خلا ہوئی (انترکش) آسمان سر کی مانند ہوا ایشور کی طاقت سے سورج ہوا پاؤں کے زور سے زمین کانوں کی قوت سے جہات پیدا ہوئے جس سے مبدع مخلوق و جسم پریشور کی ذات قرار پاتی ہے۔ دیانند جی نے تاویل کرتے ایک مطلب تو اڑا دیا اور دوسرا باقی ہے۔ کہ پریشور ناف سر آنکھ کان والا جسم رکھتا ہو اور ان سے خلق بناتا ہے۔

وید کا کھنڈن

وید خدا کا کلام اور الہامی نہیں

چونکہ آریہ مسافر نے قرآن شریف کی طرز تحریر کا اعتراض کیا ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں وید کی چند شریاں ذکر کرتے ہیں۔ جن سے اظہر من الشمس ہو جائیگا کہ یہ وید ہرگز کلام نہیں نہ اس کا طرز تحریر الہامی ہے۔ اس میں یا تو انسان متکلم ہیں یا ایک انسان دوسرے کو ہدایت کرتا ہے یا بصیغہ غایب خدا کا ذکر ہے۔ یا خدا خود اپنی توفیق کرتا ہے اور سب سے عجیب تر یہ کہ اس میں ایک منتر لیا ہے۔ جس میں صریحاً لکھا ہے کہ اس ستار میں ہم دو طرح کے جنم سنتے ہیں اس سنتے ہیں کے لفظ نے فیصلہ ہی کر دیا۔ کہ یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں بلکہ رشیوں کا کلام ہے جو غیر سے سننے کے محتاج ہیں۔

اس جگہ پر یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ ترجمہ صرف پنڈت دیانند جی کے ارتقوں کے موافق ہو

جس میں کلیتہً تراش خراش کر کے تاویلات باطلہ سے کچھ کا کچھ بنا دیا ہے۔ ورنہ کچھ مفسرین کے ارتقوں کے موافق اردو ترجمہ لکھا جانا سوتلہ پرستی کا کہیں نام و نشان نہ ملتا۔ اور حق بات بھی یہی ہے۔ کہ مسلمانوں بلکہ کل اہل انصاف کے نزدیک وید کا ترجمہ وہی قابل قبول ہو سکتا ہے جو کچھ مفسرین ہی دہر سائیٹا۔ اچارج و غیرہ بالانصاف لوگ کر گئے ہیں۔ پنڈت دیانند جی کا پر تکلف ترجمہ ہرگز قابل التفات نہیں۔ آریوں کو چاہیے کہ ہمیشہ شریوں کا ارتقہ پرانے مفسرین کی تفسیروں سے لکھ دیا کریں۔ اور لفظی ترجمہ کیا کریں۔ نہ کہ لفظ سمجھ کر ہو اور اردو ترجمہ کئی سطریں اپنی طرف سے گھڑ کر دیا جائے۔ تمام مفسرین اگنی کا ترجمہ آگ کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر پنڈت جی کو خوب سوچ ہی کہ اگنی کا ترجمہ نور کل کر دیا ہے

اس کار سے از تو آید و مرداں چنین کنند ہر حال مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ پنڈت دیانند کا ترجمہ کسی شری کا ہرگز نہ لیں۔ بلکہ ہمیشہ آریوں سے قدیمی تفاسیر کے مطابق ترجمہ کا مطالبہ کیا کریں خواہ کوئی تفسیر ہو۔ اب ہم ذیل میں شریاں درج کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وید ہرگز کلام الہی نہیں ہے

آریہ مسافر میگزین یاہ جنوی

صفحہ - ۲۳

(خدا اپنی تعریف آپ بصیغہ غایب کرتا ہے)

(از انترن وید)

جو آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے سب جگہ برابر دیکھ رہا ہے اسی کو جان کر انسان موت سے بار

۱۔ یہ بالکل انصاف کی بات ہے کہ وید کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو قریباً دو ارب سال سے دیگر رشی لوگ سمجھتے چلے آئے ہیں نہ کہ دیانند کا مصنوعی اور جعلی ترجمہ۔

ہو سکتا ہے۔ اور سب بندھنوں اور قیدوں سے آزاد ہو سکتا ہے۔ (انترن وید)
اگر قرآن شریف پر اعتراض ہے تو یہاں ہی خدا اپنی تعریف بصیغہ غایب فرما رہا ہے۔ اس سے بھی انکار کرنا ضروری ہے۔

(ایضاً از سام وید)

جو تمام سنسار کی رکھشا کرنے والا اور پیرانوں کا پیران ہے جو بھگتوں کو راحت دینے والا ہے جو نوالہ جلال و ایزد متعال ہے۔ جو سب کا حاکم اور داد آفرین و جہان آفرین ہے۔ جو معبود محسن اور عقل کل و علم کل ہے وہ ہماری بدھیوں یا عقلوں کو اعمال حسنہ میں لگا دے دیکھو یہاں ہی غیر لوگ بصیغہ متکلم خدا کی تعریف کر رہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کلام کا متکلم خدا نہیں۔

(ایضاً صفحہ ۲۲۹)

خدا اپنی صفات آپ کرتا ہے اور اس کے بعد فرماتا ہے جو خود بخود و اتادی قدیم ہے اُسی پر ماتا کو جان اور اس کی ہدایات پر ہیکل انسان نکلت ہو سکتا ہے۔ (رسالہ آریہ مسافر میگزین باب ۱ ماہ اگست) (منتر ۵)

پریم کے حصول کیلئے سب کے حاصل کرنے کے لائق روشنی کل۔ علم کل پر ماتا کو اچھی طرح سے قبول کرنا ہوں جو کہ گیان سروپ اور سب کا پوجینہ دیو ہے۔

اس منتر میں بھی خدا متکلم نہیں ہے نہ خدا کی طرف ہدایت ہے بلکہ کسی انسان کا کلام ہے۔

(منتر ۶)

اے طالب حق! جی طرح اپنی حفاظت کیلئے میں انترکش وغیرہ کو بھی بس میں رکھنے والے ابدی۔ جلد شردوں کے دینے والے پریشور کی استی کرتا ہوں۔ دیے تو بھی اس کا بھجن کر اور جی طرح پریم و حارمک کاموں کو کرنے کی خواہش کرتے ہیں اسی طرح تم بھی اس کے گن کر کم اور سہاؤ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔

(منتر ۷)

انسانوں کے اندر علم حق کو روشنی کرتے
وسووں سے پیدا ہوئی۔ عجیب و غریب دنیاوی
چیزوں کے ذریعہ سے پاپ اور پن کا پھل دینے اور
جہان کو پیدا کرنے والے پریشور کو ہم لوگ قبول کریں
یہ منتر بھی نہ خدا کی طرف سے ہدایت ہے نہ
اس میں خدا منکلم ہے۔

(منتر ۸)

آپس میں دوستانہ سلوک سے استقلال پکڑو اور
جو تعریف کے قابل ہم لوگوں کے لئے مختلف دولتوں
کا دینے والا جملہ شروٹوں کا مالک پریشور ہم سب کو
پاک کرتا ہے۔ اس کی عبادت کرو۔ یہ منتر بھی نہ
خدا کی طرف سے ہدایت ہے نہ اس میں خدا منکلم
ہے۔ ہاں لوگوں کی طرف سے دوسرے لوگوں کو
ہدایت ہے۔

(منتر ۱۱)

اعلا اعمال میں مستقل اعلیٰ اوصاف سے موصوف
استزباں گرہنتہ سکھ اور اعلیٰ اعمال کیساتھ ہمیں
اچھی طرح سے ملیں۔

اس میں بھی انسان ہی منکلم ہیں اور انسانی خواہشوں
کا مذکور ہے۔

(منتر ۱۲)

جس طرح چربلی ہوا اور آگ اپنے اپنے گنوں کیساتھ
رہتے ہیں اسی طرح آپکا اور شانتی کے یگیہ میں مفید
ہونے کیلئے ہم استری اور پرش ایک دوسرے کو
قبول کریں۔

اسی طرح منتر ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ کے منتر ہیں۔

جن میں یا تو خدا کی تعریف بصیغہ غایب ہے یا جنہیں
انسان منکلم ہے ہرگز خدا کے کلام نہیں ہو سکتے۔
پس تمام لوگوں کو آریہ مسافر میگزین کا ممنون ہونا
چاہیئے جسکی طفیل دید کی یہ قلمی کھلی

(آریہ مسافر ماہ اکتوبر سن ۱۹۱۱ء)

(منتر ۷)

ہم لوگ یگیہ کے ذریعہ سے سکھ حاصل کرنے
کیلئے جس ہواؤں سے ظاہر ہو نیوالی بجلی کو حاصل
کرتے ہیں وہ سب چیزوں پر یکساں موجود۔ دوداؤں
کے جمع کیساتھ ہم لوگوں کو اچھی طرح تربیت کرتی
ہے۔ یہ منتر بھی کسی طرح خدا کا کلام نہیں ہو سکتا
جس میں انسان بصیغہ منکلم تکلم کر رہے ہیں۔

(منتر ۸)

مضبوطی کے وصف کی وجہ سے بخشنے کے لائق
جن کا سورج ہی شرومتی ہے اعلیٰ اوصاف
سے موصوف سب ہواؤں کے جھنڈ میرے
فرالین کو سناتے ہیں۔

اس منتر کا قابل بھی خدا نہیں ہو سکتا ہے۔
معنی کلام کلام ربانی ہونے کے لائق ہو سکتا ہے؟
(منتر ۹)

ہواؤں کے جھنڈ جو اعلیٰ چیزوں کو حاصل کرانے
والے اور اپنے ساتھی سورج کے ساتھ طاقت
سے بادل کو توڑنے والے ہیں۔ ہم لوگوں کے دکھ
کے باعث کبھی نہ ہوں۔

(منتر ۱۰)

ہم جملہ روشن اوصاف والی طاقتوں کو جو اعلیٰ
یتری سے موصوف ہیں اور جس کی پیدائش کی جگہ
انترکش ہے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(منتر ۱۲)

چونکہ روشنی سے ظاہر ہوئی بجلی ہمیں چلانے والی
ہوتی ہے اور جملہ سادھنوں کا ذریعہ ہوا میں نہیں
سکھنے والی ہیں۔ اس لئے سب کاموں کیلئے
انہیں اچھی طرح جاننا چاہیئے۔ معمولی کسی پرش
کا مقولہ ہے۔ نہ کہ خدا کا کلام ہے۔

(منتر ۱۴)

اندرونی پردے میں قائم سب کاموں کے کرنے
والے نہایت ہی لطیف راجا جیو آتما کو روشنی
اور استقلال کا منبع پر ماتما ہی جانتا ہے۔

اس میں بھی بصیغہ غایب پر ماتما کا نام ہے بصیغہ

منکلم نہیں تاکہ خدا کا کلام ہو۔

(منتر ۱۵)

جس طرح چربا بار بار ہل جوت کر کھیتی کیجاتی ہے اسی
طرح پر وہ پریشور میرے لئے اعلیٰ چیزوں اور
چھ موسموں کے ساتھ گنو وغیرہ مفید جانوروں
اور غلہ کو میری ضرورت کے موافق بار بار حاصل
کراتا ہے۔

یہ منتر بھی ہرگز کلام الہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس
میں میرے لئے کا لفظ کسی انسان کی طرف سے ہے
(منتر ۱۶)

جس طرح کہ بہائی بہائی کو سکھہ دینے والا ہوتا ہے
ویسے ہی ہم یگیہ کی خواہش کرنے والوں کے لئے
پرورش کرنے والے پانی شیریں اوصاف کیساتھ
خوشگوار رس کو ہاتھوں کے راستے پہنچاویں۔

اس منتر کی بھی طرز تحریر ہرگز کلام الہی نہیں ہو سکتی۔
(منتر ۱۷)

جو نظریے غائب۔ پانی کے انجرات سورج کی
کرنوں کیساتھ موجود ہیں۔ یا جن پانیوں کیساتھ سورج
موجود ہے۔ وہ ہمارے یگ کو تو پر نیکش سدھ
کرتے ہیں۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام ہرگز نہیں
ہو سکتا۔

(آریہ مسافر ماہ دسمبر سن ۱۹۱۱ء)

(منتر اول)

ہم لوگ بیشمار رکتوں میں دیا پاک کس جلال مطلق
کے سند زمان کو جانیں کون بلا شبہ اس بڑی پرہتوی
میں ہمیں پھر جنم دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ کہ ماں
باپ اور دیگر رشتہ داروں کو پھر دیکھتے ہیں۔

(آریہ مسافر ماہ دسمبر سن ۱۹۱۱ء صفحہ ۴) یہ منتر ہرگز

خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کسی رشی کی تصنیف
اور کسی تنائی کے ماننے والے کا مقولہ ہے۔ اور وہ
بھی غلط۔ اس لئے کہ کوئی آریہ اپنے پہلے ماں باپ
اور رشتہ داروں کو پھر نہیں دیکھتا۔ بلکہ نئے جنموں
میں نئے ماں باپ اور نئے رشتہ دار ہوتے ہیں

جن کا ہوتا شکر الہی کا موجب نہیں بلکہ تناسخ اور سزا کی بنیاد ہے۔

(منتر ۲)

ہم لوگ کلمت پرستوں میں ازلی اور لاثانی روشنی کل روشنی کرنے والے پر مشور کے پاک نام کو جانتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بڑی پرتھوی کے اندر وہی جنم دیتا ہے جس سے کہ ہم لوگ ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کو یہ دیکھتے ہیں یہ بھی الہامی کلام کا طرز نہیں بلکہ متناسخ کا قول ہے۔

(منتر ۳)

اے پیدا کرنے والے اور محافظ روشن پر مانتا ہمارے قبول کرنے کے لائق چیزوں کا بھٹیک انتظام کرنے والے اور سب کی پرستش کے لائق آپ کو ہم ہر زمانہ میں قبول کرتے ہیں (ایضاً صفحہ ۷ و ۸) اس منتر کا یہ فقرہ کہ آپ کو ہم ہر زمانہ میں قبول کرتے ہیں نص ہے اس بات پر کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔

(منتر ۵)

اے بھگتی کے لائق۔ سب ثروتوں کے مالک پر مشور ہم ترقی کرتے ہوئے آپ تک پہنچیں اور آپ کی رحمت سے ثروتوں کے اعلیٰ حصہ کو پا کر اپنے فرائض کی ادائیگی کا آغاز کریں آریہ مسافر و مسکین (صفحہ ۱)

اس منتر کی طرف دیکھو کیا یہ پر مشور کا مقولہ ہے یا ابتدائی آریوں کی تصنیف رہا ہے؟

(منتر ۶)

آپ کی دی ہوئی بید حرکت ادھر ادھر حرکتیں کرنے والے کرے ہی نہیں مقابلہ کر سکتے پکھیر بھی دنیا کی طاقت بھی نہیں۔ انسانی استقلال بھی نہیں سدا چلنے والے پر ان بھی نہیں آپ کی بید طاقت کو ماب سکتے۔ ہوا کا نعرہ بھی اس کی حد نہیں پاسکتا غرضیکہ کوئی پدارتھ بھی آپ کی شکتی کی حد نہیں پاسکتا (ایضاً صفحہ ۱۱)

اس منتر کی طرف دیکھو صرف کسی رشتی کا مقولہ

جو خدا کی نسبت ایسا خیال کر رہا ہے۔ خدا کا مقولہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کے سوا یہ منتر فصاحت و بلاغت سے بالکل خالی ہے۔ اس لئے کہ اس میں اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کی طرف تنزل کیا ہے۔ جبکہ خدا کی بید طاقت کا ادھر ادھر حرکت کرنے والے کرے ہی نہیں کر سکتے تو پھر پکھیر وغیرہ کا ذکر بالکل پہلے مضمون کو کمزور کرتا ہے۔

پھر خدا کی شکتی کا مقابلہ تو بے شک کوئی چیز بھی نہیں کر سکتی مگر اس کی دی ہوئی حرکت کا مقابلہ تو کئی چیزیں کر سکتی ہیں۔ ایک سے ایک میں بڑھ کر حرکت ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(منتر ۷)

اعلیٰ طاقتوں والا روشن سورج ان کے زمین پر اپنی کرنوں کو چھوڑتا ہے ان کے اندر جو جل اور بادل وغیرہ چیزیں ہیں اور جو گیان ہمارے اندر استقلال پکڑے ہوئے ہیں انہیں جانو (ایضاً صفحہ ۱۲) معلوم نہیں یہ منتر کس کا مقولہ ہے اگر خدا کا ہے تو گیان ہمارے اندر استقلال پکڑے ہے بیہودہ ہے۔ اور اگر شیوں کا مقولہ ہے تو وید کی الہامیت کا فور ہے۔

دیجی وید ۸۳ باب منتر ۴۹

اے لوگو جو ہمارے دشمن لوگ ہیں دے دور ہوں۔ ان دشمنوں کو ہم ہوا اور بجلی کے ہتھیاروں اور اوزاروں سے جیسے ہم رنج دیں ویسے ہی تم لوگ ان کو رنج پہنچاؤ۔ اور میری خدمت کرو۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہوتا۔ جب سب لوگ ابتدا میں آریہ تھے تو خدا کے دشمن کون تھے؟ اور جیسے ہم رنج دیں ویسے تم لوگ رنج دو۔ اور میری خدمت کرو۔ یہ بھی الہی الہام نہیں ہو سکتا بلکہ کسی راجہ کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جو دشمنوں کو رنج پہنچانے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور اپنی خدمت اور اطاعت لینے کی۔ ایسا ہی انھوں نے وید کا مندر ۶ ورگ ۷ منتر ۳۱ اور یج وید باب ۳۳

منتر ۹ وغیرہ میں ہے۔

(دیجی وید ۹ باب ۷۷ کا منتر چھوٹا کلام ہے) (اجمیل کے صفحہ ۲۰۶ میں ہے)

اس سنار میں ہم دو پرکار کے جنم سنتے ہیں ایک می کے جنم کو حاصل کرنا دوسرا نیچے کے درجہ کے حیوان پرند۔ کیڑے۔ پروانہ۔ درخت وغیرہ بننا انہیں دونوں بھیدوں سے سب دنیا کی روحیں اپنے اپنے ثواب اور گناہ کے پھل حاصل کر رہی ہیں اس منتر کے یہ لفظ کہ ہم سنتے ہیں صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ کسی انسان کا کلام ہے جو سننے کا محتاج ہے۔ خدا کا کلام ہرگز نہیں

وید ازلی وابدی نہیں!

چونکہ آریہ مسافر نے قرآن شریف کی ازلیت وابدیت پر اعتراض کیا ہے (رد القرآن صفحہ ۷) اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آریہ مسافر کے سامنے چند نشو و نما دیکھ کر اس سے دکھایا جاوے اور اس کا گھٹھہ توڑ دیا جاوے کہ وید ہرگز ابدی وابدی نہیں۔ جس میں گزشتہ اور پرانے زمانے کے حوالے موجود ہیں۔ آریوں نے کلام الہی کی ایک یہ شرط بھی مقرر کر رکھی ہے کہ الہام میں گزشتہ شخص کا ذکر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ کلام ربانی ازلی ہے۔ اور ازل سے پہلے کوئی شخص یا چیز یا زمانہ نہیں ہو سکتا جس کا کلام ربانی میں کرہو پس جیسے کلام ربانی کے لئے یہ شرط ہے کہ گزشتہ لوگوں کا اس میں ذکر نہ ہو۔ اس بنا پر یہ شرط بھی ہے کہ گزشتہ زمانہ کا اس میں حوالہ بھی نہ ہو۔ حالانکہ وید میں گزشتہ زمانہ کے لوگوں کا برابر حوالہ موجود ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ یہ وید ازلی وابدی کلام ہرگز نہیں۔ بلکہ تالیف وید سے بہت سے لوگ پیشتر گذر چکے ہیں۔ جن کی طرف سے اس میں حوالے موجود ہیں۔

وید کا گھٹھہ | آریہ مسافر میگزین اپنے رسالہ

خدا کی شکتی پرست ہے۔ لا ہوا اور لا قوتہ الا باللہ

ماہ جنوری سنہ ۶ کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں لکھتا ہے :-
ہم آریوں کا عقیدہ ہے اور ہم مانتے ہیں کہ
آنی - والو - انگرہ اور ادیتہ یوگی اور ہرشی آوی
سرشی کے موقع پر عین عالم شباب میں بغیر ماں
اپ کے پیدا ہوئے اور ایک منٹ بھی گمراہ
نہ رہے۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہاں انہوں
مادی آتھوں کے لئے سورج کی روشنی پائی -
وہاں روحانی آنکھوں کے لئے الیشوری علم کی
شریک دل میں حاصل کی - یعنی ملہم ہوئے۔
اور پھر لکھتے ہیں خدا کو الہام ملہم کو اس کی بیہوشی
کے وقت سے ہی دینا چاہیئے اور ملہم کو ماں باپ
کے وسیلہ سے پیدا کرنے کی بجائے آوی سرشی
کے وقت ایسا ہی پیدا کرنا چاہیئے - جس طرح کہ
اس وقت کل انسان اور حیوان بغیر ماں باپ
پیدا ہوتے ہیں اور ملہم یا ملہم کو قبل اس وقت
کے دیگر پیدا کردہ انسان کے عالم شباب میں پیدا
کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ پیدا ہوتے ہی جہاں الہام پا
سکے وہاں اس سے فائدہ بھی اٹھا سکے۔ اور اس کو
الہام اگر پیدا ہونے کے وقت ہی ملیگا تو اسکی کل
زندگی نیک ہو سکتی ہے۔

آریہ تو پر کاش کے صفحہ ۲۰ میں ہے

آریہ لوگ وید میں اس قسم کی قدامت و ازلیت ثابت
کرتے ہیں کہ پرانا مادی کال سے یعنی روز ازل سے
ہر ایک سرشی کی ابتدا میں ایک ترتیب کیساتھ برہما
جی وید اپدیش کرتا ہے یعنی پرمانائے جس ترتیب
کیساتھ اس سرشی کی آوی میں وید نازل کیا ہے یہی
ترتیب سرتیوں کی اس سے پہلی سرشی میں تھی۔
ازلی ہی اس سے پہلے تھی۔ اسی قیاس پر مادی کال
تک سمجھ لو۔ اور ازل سے ہر ایک سرشی میں آیات
وید کی ایک ہی ترتیب ہونا آریوں کے نزدیک اس
کی قدامت و ازلیت ہے۔ سرتیوں کی ترتیب
کو الفاظ اور حروف کی ترتیب پر ہی مادی سمجھنا چاہیئے
یعنی بے ابتدا زمانہ سے لیکر پرمانائے وید کے حروف اور

الفاظ و آیات کی ایک ہی ترتیب مری رکھ کر برہما
کو اس کی تعلیم کرتا چلا آیا ہے اور لا انتہا وقت تک
وہی ترتیب ملحوظ رکھیگا۔ یہی وید کا انتہا اور
امادی ہونا ہے۔ الخ
اور پھر صفحہ ۲۷ میں لکھتا ہے :-

وید کی سرتیوں کی جو ترتیب کہ اب موجود ہے یہی
ازل سے ابد تک رہے گی۔ ایک لفظ کی بھی تقدیم
و تاخیر نہ ہوگی۔ جملوں اور فقروں کی تقدیم و تاخیر
کا تو ذکر کیا ہے؟ جس قسم کی قدامت کو آریہ لوگ
وید میں تسلیم کرتے ہیں اور خود وید سے ثابت ہے۔
یجرو وید کا چالیسواں ادھیا ویکو یعنی پرمانائے ہر ایک
سرشی کے ابتدا میں اپنی برابری چلی آنے والی دیوتا
وغیرہ مخلوق کے لئے وید کے ذریعہ سے ایک ہی
انداز پر ارفخوں کا اپدیش کرتا ہے۔ انتہا

یہ ہے آریوں کا دعویٰ وید کی قدامت کی نسبت
اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ وید کی قدامت کا دعویٰ کہاں
تک بھٹک ہے یا سرتا یا غلط مفصلہ ذیل شواہد کی
طرف غور کرو

شاید نمبر ۱

یجرو وید ۱۱ باب ۵ منتر میں ہے :-

اے لوگ کے خواہشمند و جسے میں راستہ بنانے
باقاعدہ مناسب پہلے بزرگوں کے ظاہر کرتے
ہوئے سب سے بڑے بیابک ایشور کو اپنے
دل میں وصل کیا ہے الخ

کیوں آریہ بھائیو۔ اگر وید ازلی وابدی ہیں تو یہ
پہلے بزرگ وید کے نزول سے پہلے کہاں سے آگئے
ازل سے پہلے اور کیا ہو سکتا ہے؟

شاید نمبر ۲

یجرو وید ۱۲ باب ۵ منتر میں ہے :-

اے آریہ اور دیگر ہندو وید کا نزول برہما جی پر ثابت
ہے۔ مگر ہندو دیا نند سب کے برخلاف چار
رشیوں پر اس کا مفصل بیان آریہ تو پر کاش وغیرہ
میں دیکھو۔

اے عقلمند جو پران پڑھ چکے اور زمانہ موجود ہیں
پڑھ رہے ہیں الخ :-
کیوں صاحب زمانہ موجودہ سے پہلے جو لوگ پران
پڑھ چکے وہ کون سے ہیں اور وید کی قدامت و انا دیت
کہاں گئی؟

شاید نمبر ۳

یجرو وید ۱۲ باب ۱۱ منتر میں ہے :-

اے انسان جیسے علم و عرفان میں مشہور آدمی زبان
سے سکھ کے لئے عاقلوں میں زیادہ تر مشہور اور
قابل تعریف پورے علوم اور سچی عادتوں سے معمور
ست جگ وغیرہ میں ہو چکے ہیں الخ
اس سے ظاہر ہے کہ وید رست جگ کے زمانہ کے
نازل شدہ نہیں ہیں بلکہ کلجگ وغیرہ کے زمانہ
کے ہیں۔

شاید نمبر ۴

یجرو وید ۱۲ باب ۹ منتر میں ہے :-

اے عقلمند جس طرح جسم کے نور کو طبیب بڑھاتے
ہیں ویسے ہی جو اب تک معلوم ہوئے اور جن کو اب
تک سنا ہے اور جو دیکھے ہیں اور جو دور ملکوں سے
لا سکتے ہیں الخ

کیوں صاحب ابتدا نے دنیا میں طبیب کہاں
سے پیدا ہو گئے جنکا یہاں حوالہ دیا گیا ہے اور جو
اتک معلوم ہوئے اور جن کو اب تک سنا ہے
وغیرہ۔ کیا وید سے پہلے کے معلومات و سمجھات
ہیں؟

KHILAFAT LIBRARY

شاید نمبر ۵

یجرو وید ۱۳ باب ۳ منتر میں ہے :-

اے عاقل انسان پہلے زمانہ کے عاقلوں سے
نصیحت یافتہ الخ۔

اگر وید ازلی وابدی ہے تو پہلے زمانہ کے عاقل کہاں
سے آگئے۔ جن سے انسان ہدایت یافتہ
ہو سکتا ہے؟
(یجرو کسی آئندہ پرچہ میں باقی مضمون درج ہوگا)

ڈاکٹر ایس کے برسن کی بنائی ہوئی گولیاں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہو گا پیٹ میں گرمی و درد کچھ نہیں ہو گا حسب معمول کھاتے ہیں کچھ کا وٹ نہیں ہو گی سولہ برس ڈاکٹر برسن صاحب ریجنل گورنمنٹ چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنی ہیں مقدار دو روزن میں گولیاں ۱۲ برابریں ہر عیالدار کو ایک پیسہ رکھنی چاہیے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵ روپے ایک سو ۱۰ ڈبیہ تک محصول اک ۵ روپے

درو سار اور ریاحی درو کی دوا ریاحی درو و لحظہ ہر دور ہو جاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اس کو بانی کر دیتا۔ درو ریاحی چھوٹے چمک پڑے گولیوں گہرے کن کن کی سو جو کیلن چھبتا ہے تو اس اس فرور آرام ہو جاتا ہے۔ درو ہر سر ہر تمام سر میں کی جیسے ہر دور ہونا دور ہو جاتا ہے اس واسطے یہ دوا ہر خاص علم کو اپنی پاس رکھنی چاہیے۔ قیمت بارہ گولیوں ایک شیشی ۵ محصول اک ایک ۶ تک ۶ روپے

اصل عرق کا فور

دیکھو گرمی کا موسم یا جہاں تہاں ہیضہ کا نا ہی ممکن ہے اس کے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برسن کا اصل عرق کا فور ہے یہ دوا تائیس برس تمام ہندوستان میں شہور ہو چکی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور پسلی کیلئے اکثر کاشٹر کرتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس کہو قیمت فی شیشی ۵ محصول اک ایک ۶ تک ۶ روپے

عرق پودینہ

دلالتی پودینہ کی ہری پتیوں سے عرق بنایا جاتا ہے رنگ پتی کے رنگ کا سا ہو اور خوشبو ہی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق اکثر برسن کی اصلاح سے دلالت نامی دوا فروش نے بنایا ہے یہ عرق کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ بھولنا ڈکارانا۔ پیٹ میں درد۔ بدضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہو جانا وغیرہ

ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے

قیمت فی شیشی ۸

محصولہ اک ۵

ڈاکٹر ایس کے برسن تارا چند دت بنہوہ سٹریٹ کلکتہ

مفت ! مفت ! مفت !

سواستھری حضرت یہ اس الہی کی سواستھری ہو باوانانک جتہ المد علیہ جنے ایسے دھندو کار کا زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کے گہر میں پیدا ہو کر ان کے عقاید باطلہ کا کنڈن کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا غرہ بلند کیا۔ کتاب قطعی حقائق اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ روپے ایک درجن کے خریدار سے صرف لکھ بیسے فی کاپی ۶ روپے خریدار نوڈ کے دو خریدار پیدا کرے ان کو یہ مفت دی جائے گی۔

ملنے کا پتہ :- مینجر اخبار نور قادیاں ضلع گورداسپور (پنجاب)

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ موتی۔ چنبیلی۔ حنا۔ حریاندی گل وغیرہ فینولہ سے لیکر صد روپیہ تک اور نیل بانو لکا۔ چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر صد روپیہ اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر چار روپیہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقد۔ توام تاکو خورونی خیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از رو بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماویں مع نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیلئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبدالودود سعد الداحمدی سے مل سکتا ہے۔

یہ ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول سو منگلا ہے۔ جس میں روتناسخ اور تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک خفہ خفاک برائیاں۔

تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال اور دلنواز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ روپے

ملنے کا پتہ :- مینجر اخبار نور قادیاں ضلع گورداسپور۔

اصلی امیر اور میر کے سر و دست سلاجیت

اصلی امیر اور میر کے کارنامے کا اعلان عرصہ شائع ہوتا ہے۔ اس شاندار بیعت سے لوگوں کا فائدہ ہوتا ہے یہ سرور حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین مظہر العالی کے عجوبہ نسخہ کیطابق تیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی میرا جسکو خود حضرت دیکھ کر اصلی میرا ہونے کی تصدیق فرمائی اس میں ڈالا جاتا ہے حضرت نے اس سرور کے متعلق خود فرمایا کہ برائے امراض چشم بیکار مفید است۔ اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی لاکھ افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلائیے کا حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے یہ سرور دھند جالا پہولا اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرور مٹم اول فینولہ عا ۱۰ قسم دوم چھ۔ قسم سوم ۵۔ اصلی میرا فینولہ عا ۱۰ قسم دوم چھ روپیہ

KHILAFAT LIBRARY

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے (مقوی جمیع اعضاء نافذ صرع۔ مٹھی طحام تقاطع بلغم دریا ح۔ دافع لواسیر اور جذام اور استسقا وزردی رنگ تنگی نفس و شیخوخت و صناد بلغم۔ و قاتل کرم شکم مقت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان مٹی و بیوست درد مفاصل وغیرہ و غیرہ امراض کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت فینولہ ۱۰ ۱۱ ۱۲

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہوری۔ پشوری۔ اور بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ ٹری۔ صلفہ سفید اور بادامی پشوری ٹوپیاں اور ریزی کی پشوری جو تیاں ہر قسم اور قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتر احمد نور کابلی ہاجر نو اگر قادیاں ضلع گورداسپور